Regd No. P 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ملک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

ہفت روزہ
بدر قادیان
جلد ۱۷ — شمارہ ۳۹

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد انور

۳ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ — ۲۶ تبوک ۱۳۴۷ ہش — ۲۶ ستمبر ۱۹۶۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۹ تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۹ تبوک۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ٹانگ میں درد اور ضعف کی وجہ سے بہت ناساز ہے آپ کی طرف سے الفضل میں شائع ہوا ہے کہ بہنوں اور بھائیوں کے بہت سے خطوط آئے ہوئے ہیں بوجہ علالت میں جواب نہیں دے سکتی لیکن دعا سب کیلئے کرتی ہوں اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل فرمائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

قادیان ۲۴ تبوک۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

تحریکِ جدید اور ہمارے فرائض

از جناب ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

اشاعتِ اسلام کے ذریعہ تمام مذاہب پر غلبۂ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہونا تقدیرِ الٰہی تھا۔ جس کا ذکر آیتِ کریمہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ میں کیا گیا ہے حضور کی بعثت سے قبل خصوصاً عیسائیت جارحانہ انداز میں اسلام پر حملہ آور ہو چکی تھی۔ اور عالمِ عیسائیت کے نزدیک اسلام چند روزہ مہمان تھا۔ اور خود مسلمان رہنما شدید مایوسی کا شکار ہو چکے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضور کے ذریعہ ایسی جماعت قائم کی جنہوں نے اسلام کی ترقی کے لئے جانیں تک قربان کر دیں۔ زندگیاں وقف کیں۔ اپنے اموال دین کی ترقی کے لئے بے دریغ صرف کئے۔

عقائدِ باطلہ یوں مستحکم تھے گویا وہ کبھی متزلزل نہیں ہونگے۔ لیکن ان کے بلند و بالا نظر آنے والے پہاڑ نظروں سے اوجھل ہونے شروع ہو چکے ہیں۔ تحریکِ جدید کے آغاز کے بعد اللہ تعالیٰ نے نصرتِ اسلام کے لئے مخفی افواج اور غیر مرئی خزائن ظاہر کرنے شروع کر دئے۔ وفاتِ مسیح کا عقیدہ جو باعثِ تکفیر بنا تھا۔ عالمِ اسلامی کی قدیم ترین یونیورسٹی ازہر مصر کے ریکٹر علامہ شلتوت نے آیاتِ قرآنیہ سے استشہاد کر کے وفاتِ عیسےٰؑ کا فتویٰ دیا۔ وادیٔ قمران کے صحائف منظرِ عام پر آئے۔ ان سے بھی یہی ثابت ہوا۔ ردائے مسیحؑ یعنی وہ چادر جس میں آپ کو صلیب پر سے اُتار کر لپیٹا گیا تھا اور وہ محفوظ ہے۔ بہت قوی لینز کے ذریعہ تصویر کشی سے حضرت مسیحؑ کی شبیہ جو اس پر آپ کے جسم سے منقش ہو چکی تھی عالمِ عیسائیت کو متزلزل کر چکی ہیں۔ اور پوپ بھی صرف یہی کہہ سکے ہیں کہ اس میں بناوٹ نہیں۔ اس شبیہ سے ثابت ہوا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی وفات صلیب پر واقع نہیں ہوئی تھی۔ عالمِ مسیحیت میں عہد نامہ مقدس کے بار بار کے تراجم سے جن میں بھاری ردّ و بدل اس قسم کا ہوا ہے کہ جن سے اُن کے ایمان میں بھی کھلبلی مچی ہے شدید اختلافات سامنے آئے ہیں۔ قدیم مسودات و تحریرات دستیاب ہونے پر متعدد بار یہ ردّ و بدل ہوا ہے اور اس کا پھر بھی امکان باقی ہے۔ مسیحی عقائد سے خود اعلیٰ پایہ کے پادری بغاوت کر رہے ہیں۔ ایک نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ خدا ایک تین اور تین ایک تھے جب ایک کی موت صلیب پر واقع ہو گئی تو گویا تینوں مر گئے۔ سو خدا مر چکا ہے۔ اب کوئی خدا نہیں رہا۔ یورپ میں گرجے فروخت کئے جا رہے ہیں۔ لندن کی خبر ہے کہ بمبئی کے لاٹ پادری نے بیان کیا کہ ہندوستان میں عیسائیت بہت سے فرقوں میں بٹ گئی ہے اس وجہ سے عیسائی عقائد کی تبلیغ میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ (بحوالہ الجمعیۃ $\frac{9}{68}$ ۱۰ ص ۲)

عقائد میں شدید انتشار کے علاوہ عقائد کے نتیجہ میں عیسائیوں میں اخلاق کا بیڑہ غرق ہو چکا ہے۔ عریانی و فحاشی انتہائی عروج پر پہنچ چکی ہیں۔ سرکاری طور پر بعد تحقیقات یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ مثلاً امریکہ میں کئی لاکھ بچے ہر سال بغیر شادی کے پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ تعداد ہر سال پہلے کی نسبت نہایت تیزی سے ترقی پذیر ہے۔ گھریلو زندگیاں برباد ہو رہی ہیں۔ والدین اور اولاد کے تعلق ختم ہیں۔ شدید منشّی اشیاء کا استعمال نہایت خوفناک رفتار سے نوجوان طبقہ کو دماغی اور جسمانی اور اخلاقی لحاظ سے تباہی کے بھیانک جہنم میں پھینک رہا ہے۔ اُن کے اہلِ دانش حیران ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ یہ روحانی اور اخلاقی کینسر ہیں اور ان کا علاج اُن کے بس کی بات نہیں۔

دجال کو زیر کرنا کسرِ صلیب ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کا مقصدِ بعثت ہے۔ دجال کا ایک رُوپ مذہبی ہے جس کا عظیم مظہر مسیحیت ہے۔ اور اب اس قصرِ عالی کا عدمِ استحکام روز بروز منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ اور کوئی دن کی بات ہے کہ وہ دھڑام سے گر کر زمین بوس ہو جائے گا۔ خود اس قصر کے مکین نہ صرف اس امر کے خواہاں ہیں بلکہ متعدد طریقوں سے وہ خود اس کے انہدام کے درپے ہیں۔ اور اُن کی سرگرمیاں اس کے گرانے کے لئے گویا وقف ہو چکی ہیں۔ اُن میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو چکا ہے کہ ان کا مذہب تو ان کے ایمان و اعمال کے لئے ہائیڈروجن بم کی طرح وبال کا رنگ رکھتا ہے۔ اس سے رضائے الٰہی اور اطمینانِ قلب کا حصول ہرگز ممکن نہیں۔ اور وہ سچے مذہب کی تلاش میں بے تاب ہو رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ قبولِ اسلام کے لئے ان کے قلوب کے دریچے کھول رہا ہے۔ ڈاکٹر بلی گراہم وغیرہ اور انگلستان کے لارڈ بشپ وغیرہ مسیحیت کے پہلوان احمدیت کے مقابل پر مات کھا چکے ہیں جبکہ انہوں نے قبولیتِ دعا کی آزمائش کے لئے سامنے آنے سے انکار کیا اور راہِ فرار اختیار کی۔

اسی دجال کی مظہر مسیحیت نے اشتراکیت کے زیر اثر الحاد اور اللہ تعالیٰ کی ہستی سے انکار کی شکل اختیار کر لی۔ عالمِ مسیحیت کی طرح اللہ تعالیٰ وہاں بھی نشان دکھلا رہا ہے۔ سابق وزیر اعظم خروشچیف کے عہد میں روس میں توحید و اسلام کے خلاف خاص اور شدید پراپیگنڈا کیا گیا بلکہ جب میجر یوری گاگرین نے خلائی جہاز میں تاریخِ انسانیت میں اوّلین بار خلائی سفر کیا تو خروشچیف نے اپنی خردماغی کے باعث نہایت جوش و خروش سے یہ اعلان کیا کہ ہمارا خلا باز آسمان سے واپس آیا ہے وہاں اس نے کوئی خدا نہیں پایا۔ جیسے فرعونِ مصر عظیم بلندیوں میں خدائے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھنے کا خواہاں تھا۔ اور خدا کی ہستی کا اپنے تکبر و غرور اور سطوت و استعلاء کی وجہ سے انکار کرتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اس کے رفقاء کو پستی میں اپنا جلوہ دکھا کر باعثِ عبرت بنایا۔ اسی طرح اس فرعونِ ثانی کو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں سے .... شدید قعرِ مذلت میں ایسا گرایا کہ گذشتہ عرصہ میں اس کی شدید علالت میں ایک نمائندہ اخبار نے پوچھا کہ اس کی صحت کے متعلق خبر کیوں شائع نہیں کی جاتی تو سرکاری ترجمان نے کہا کہ وہ یکے از عوام ہے۔ گویا فرعون کی لاش کی طرح اس کے مثیل کی سیاسی رنگ میں لاش عبرت آفریں ہے۔ وہی میجر یوری گاگرین جو خلائی سفر میں اپنی اوّلیت کے باعث بامِ عروج پر پہنچ چکا تھا اور اپنے ملک و قوم کیلئے باعثِ صد افتخار بنا ہوا تھا چونکہ مسٹر خروشچیف کی اللہ تعالیٰ کے خلاف بے ادبی کا وہ آلۂ کار بن چکا تھا اللہ تعالیٰ نے ایک معمولی اُڑان کے حادثہ میں اُسے موت کی آغوش میں سُلا دیا جبکہ ہوائی جہاز زمین پر اُتر رہا تھا۔ اس کی موت اتنی معمولی۔ صدمہ خیز اور غیر متوقع تھی کہ جس نے ساری قوم کو ہلا کر رکھ دیا۔ تا وہ سمجھ سکیں کہ ایک بالا۔ صاحبِ قدرت اور منبعِ حیات و ممات ہستی ہے جس کے ہاتھ میں عزت و ذلت اور موت و حیات ہیں۔ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

دجال کی سیاست کے دو بڑے مظہر ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرما رکھا ہے کہ
تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ

باقی صفحہ [illegible] پر

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رلاما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان ــــــ مورخہ ۲۶ تبوک ۱۳۴۷ ہش

مسلمان اور نصرتِ الٰہیہ

آج کا مسلمان جب اپنے اسلاف کی عزت وشرف. اور اُن کے عالمگیر اقتدار وغلبہ کے واقعات تاریخ میں پڑھتا ہے اور دُوسری طرف اپنی ذلّت ونکبت اور بے کسی اور بے بسی پر نظر کرتا ہے تو اس کا دِل اس تمنّا اور آرزو سے بھر جاتا ہے کہ کاش وہ بھی دُنیا میں معزّز و محترم بن جائے۔ اور ذلّت ونکبت کی حالت سے نکل کر اقتدار اور غلبہ کی کرسی پر جا بیٹھے۔ ایسی آرزو کے نتیجے کچھ کام کرنے کی بجائے وہ اپنے تئیں فقط نسلی مسلمان ہونا ہی کافی سمجھتا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے اُن بے نظیر قربانیوں کو، شب و روز کی لگاتار محنت اور مشقت کو، عواقب سے بے نیاز ہو کر سچی کوشش اور لگاتار سعی کو ــــــ عالمِ تصوّر میں اسلاف کے دَورِ عُروج کی چمک دمک ہر آن اس کی نظروں کو خیرہ کر رہی ہوتی ہے۔ اس کی نگاہیں اس زندہ ایمان کی حرارت کو تاب نہیں سکتیں جن کے سبب وہ مجسّم عمل بن گئے۔ پہلے نمبر پر اُن کے اپنے وجُودوں میں ایک عظیم تغیّر آیا۔ اور پھر اپنے عملی نمونہ کے ساتھ ایک دُنیا کو بدل دیا۔ تب وہ دُنیا کی آنکھ کے تارے بنے اور عزت وشرف کا وہ مقام پایا جس کی یاد آج بھی مسلمانوں کو عمل کی دعوت دے رہی ہے!!

آج کے بے عمل، خستہ حال مسلمان کے سلسلہ میں بڑی مشکل تو یہی ہے کہ اُسے ملّتِ اسلامیّہ کی فکر زیادہ ہے اور اسلام کی فکر کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ اسلام رُوح ہے اور ملّت اس کے لئے بمنزلہ جسم۔ اور اگرچہ یہ دونوں ہی لازم وملزوم ہیں لیکن جب رُوح ہی غائب ہو تو خالی جسم کس کام کا؟ اس وقت مسلمان اس بات کے لئے بڑے ہی فکر مند اور دلگیر ہیں کہ وہ اسلاف کی طرح ہر جگہ غالب اور سربلند کیوں نہیں۔ مگر نہیں دیکھتے کہ اسلام کو غالب اور سربلند کرنے کیلئے ٹھوس بُنیادوں پر انہوں نے آج تک کیا کیا؟

پہلے وقتوں میں امتِ مسلمہ نے جو نام پایا تو اسلام کی خدمت کے صدقے۔ حضرات ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ خالدؓ وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سب بزرگان اُسی وقت معزز ومحترم ہوئے اور اُفقِ دُنیا پر روشن ستاروں کی صورت میں نظر آئے جب ان بزرگان نے اسلام کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دیا۔

اخبار الجمعیۃ کے ایک اداریہ مضمون میں مسلمانوں کی ڈیڑھ صدی گزشتہ میں ناکام جدّوجہد کا جائزہ عبرت ناک ہے اور فکر انگیز بھی۔ مسلمانوں کو صاحبِ مضمون کی یہ تلقین اپنے اندر فکر انگیز حقیقت رکھتی ہے کہ:۔

"ضروری ہے کہ جذبات سے ہٹ کر حقائق کی روشنی میں فیصلے کئے جائیں۔

اور سوچی سمجھی منصوبہ بندی کے تحت نئی جدّوجہد کا آغاز کیا جائے۔"

نیز ملّت کی تعمیر کے لئے جن دو چیزوں کی ضرورت کی طرف اشارہ کیا ہے بلاشبہ دونوں ہی بہت اہم اور ضروری ہیں۔ جن میں سے پہلی تو مضمون نگار کے ہی الفاظ میں یہ ہے کہ

"عمل اور عقیدہ کی وہ اسلامیت جس کے بعد ہم خدا کی نظر میں خدا کی مدد کے مستحق ٹھیریں۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی نصرت ہی ہے جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کی ہر کوشش اور سعی بار آور ہوسکتی ہے اور اسلام اور ملّتِ اسلامیّہ کے غالب اور سربلند ہونے کو یقینی بناتی ہے۔ قرآن کریم اس کی تائید کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:۔

اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ

یعنی اگر خدا تمہاری مدد پر ہو تو کسی کی مجال نہیں کہ تمہیں مغلوب کر سکے۔ لیکن اصل میں سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے ایسے اعمال بھی تو سرزد ہوں جو نصرتِ الٰہیہ کو جذب کرنے کا باعث بن جائیں؟ سُورۃ محمدؐ میں اللہ تعالیٰ نے اِس اہم نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ

(اے مومنو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثبات قدمی کی نعمت سے مالا مال کر دے گا) آیۃ کریمہ میں مومنوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی نصرت کرنے کا مطلب دین کی نصرت بسلسلہ خدمت ہے یعنی اس کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دینا اور شب و روز اس کے لئے فکر مند رہنا ہے۔

یاد رکھئے بقول مضمون نگار عقیدہ کی وہ اسلامیت جس کے بعد مسلمان خدا کی نظر میں اس کی مدد کے مستحق ہوں اسی وقت ممکن ہے جب خدا اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریق پر آگے بڑھیں۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم احادیث میں اس بات کو واضح کر چکے ہیں کہ اُمّتِ مسلمہ ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی اُن میں سے سوائے ایک فرقہ کے باقی سب کے سب جہنّمی ہونگے۔

چنانچہ قرآن کریم میں اِسی سورۃ محمدؐ میں آیت ۳۹ میں اللہ تعالیٰ تمام کے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ

اے مسلمانو! اگر تم نے دینِ اسلام سے مُنہ موڑ لیا تو کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو کھڑا کر دے گا جو تمہارے جیسے بے عمل نہیں ہوں گے۔

اسی کے مطابق احادیث میں اس خوش قسمت ناجی فرقہ کی نشان دہی کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اَلَا وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ

سنو! وہ فرقہ حقیقی معنوں میں جماعت کہلائے گا۔ یعنی وہ لوگ ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہوں گے۔ اور تنظیم کے تحت اُن کا شیرازہ محفوظ ہوگا۔

اسی طرح فرمایا کہ اسلام کی خدمت و اشاعت کے سلسلہ میں ان کے اعمال وافعال مَاۤ اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ کا نمونہ رکھتے ہوں گے۔ یہی نہیں بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ مسیح موعود کے ذریعہ مقدّر ہے۔ اس مبارک وجود کے ہاتھوں اسلام کو رُوحانی لحاظ سے عالمگیر غلبہ حاصل ہوگا جس کی قرآن کریم میں واضح رنگ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور مفسرینِ کرام نے اس کی تائید کی ہے تب اُمّتِ مسلمہ کی سربلندی اور غلبہ کے آثار بھی دُنیا خود بخود مشاہدہ کرلے گی۔

پس آج وہ لوگ جو سچے دِل سے ملّتِ اسلامیّہ کے غلبہ اور اس کی سربلندی کے حصُول کی خواہش رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں بھی اُس کی مدد کے مستحق بن جائیں اُن کا اوّلین فرض ہے کہ اپنے دِلوں سے ہر قسم کی میل کو دُور کر کے صاف دِل ہو کر اس برگزیدہ جماعت میں شامل ہو جائیں تا وہ بھی خدا تعالیٰ کی نصرت وتائید کے وہ زبردست کرشمے دیکھیں جس طرح اس جماعت میں شامل افراد ہر روز دیکھ رہے ہیں۔ اور اُن کے اندر دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کی طاقتیں بڑھتی چلی جارہی ہیں! اور وہ وقت دُور نہیں جبکہ اسلام کے لئے وہ روشن دِن آئیں جن کا اُس نے اپنے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ وعدہ فرمایا ــــــ!! وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ۔

زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لئے جائیں اِس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اُسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیحؑ کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں۔ یہ تو ایک غلطی تھی جس کی ہم نے اِصلاح کر دی۔ لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دُور ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے اِنسان بن جاؤ۔ اِس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں ......فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہوجاوے تو کچھ بات ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ دُنیا کے اشغال چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ نے دُنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلاء آتا ہے اور اسی ابتلاء کی وجہ سے انسان چور۔ قمار باز۔ ٹھگ۔ ڈکیت بن جاتا ہے۔ اور کیا کیا بُری عادتیں اختیار کر لیتا ہے مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دُنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں۔ اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دُنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دِن رات دُنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دُنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے۔ اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے قرآنِ کریم کی پوری اتباع ضروری ہے

قرآنِ کریم ایک کامل اور مکمل شریعت ہے جو ہماری تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے!

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفس پر موت وارد کرے اسے نئی زندگی عطا کی جاتی ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۹ ؍ وفا ۱۳۴۷ ہش

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آجکل قرآن کریم پڑھنے اور سکھانے کے لئے (اس سے متعلق دوسرے مضامین بھی اس میں پڑھائے جاتے ہیں)

جو کلاس یہاں جاری ہے

اس کے سامنے میں نے یہ بات رکھی تھی کہ اس محبت کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی اور ان بشارتوں کے طفیل جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے دیں اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئیاں جو آپ کے ایک روحانی فرزند کے ذریعہ پوری ہونی تھیں) آپ کو عطا کیں۔ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

قرآن کریم کے ایسے علوم سکھائے

کہ عقل دنگ اور حیران رہ جاتی ہے۔ اسی اصولی بات کو سمجھانے کے لئے میں نے کلاس کے سامنے قرآن کریم کی ایک آیت کا ٹکڑا رکھا تھا اور وہ یہ تھا

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

میں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے ٹکڑے کے بڑے ہی لطیف، حسین اور عجیب مختلف اور متعدد معنی کئے ہیں۔ جو تفسیری معانی ہیں اس سلسلہ میں میں نے کلاس کے سامنے اس وقت تک جو باتیں بیان کی ہیں وہ یہ ہیں:۔

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام
یعنی سب دین ہیچ ہیں مگر اسلام
(ضمیمہ انجام آتھم ص[illegible])

۲۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام کے یہ معنے ہیں کہ

"دین سچا اور کامل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہے اور جو کوئی بجز اسلام کے کسی اور دین کو چاہے گا وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہوگا" (جنگِ مقدس ص۳)

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام کے یہ معنی ہیں کہ:۔

"اسلام کے سوا اور کوئی دین قبول نہیں ہو سکتا۔ اور یہ زا دعویٰ نہیں۔ تاثیرات ظاہر کر رہی ہیں کہ اگر کوئی اہلِ مذہب اسلام کے سوا اپنے مذہب کے اندر انوار و برکات اور تاثیرات رکھتا ہے تو پھر وہ آئے ہمارے ساتھ مقابلہ کرے۔"
(الحکم ۷ ؍ نومبر ۱۹۰۵ء ص۲)

میں نے انہیں یہ بتایا تھا کہ قرآن کریم کی یہ نعماتی تاثیرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ختم نہیں ہو گئیں بلکہ آپ کے بعد آپ کی جماعت میں جو سلسلہ خلافت قائم کیا گیا ہے اس سے بھی یہ وابستہ ہیں اور آج بھی یہ دعوتِ مقابلہ قائم ہے۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے چوتھے تفسیری معنے یہ کئے ہیں کہ:۔

"وہ دین جس میں خدا کی معرفت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے۔ وہ اسلام ہے"
(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۰۱)

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک معنی یہ کئے ہیں کہ:۔

"سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیاتِ طیبہ کا وارث ہو"
(الحکم ۱۶ ؍ اگست ۱۹۰۱ء ص۳)

۶۔ چھٹے معنے اس آیت کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں کہ:۔

"اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام ہی قوتیں اندرونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں"
(حضرت اقدس کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدت الوجود پر ایک خط)

۷۔ ساتویں معنے اس آیت کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سچا دین جو نجات کا باعث ہوتا ہے اسلام ہے"
(الحکم ۲۴ ؍ اگست ۱۹۰۲ء ص۱۰)

۸۔ آٹھویں معنے اس آیت کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں کہ:۔

"سچے اسلام کا معیار یہ ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہو جاتا ہے۔"
(البدر ۱۴ ؍ نومبر ۱۹۰۲ء ص۳۳)

ان معانی پر میں نے نسبتاً تفصیلی (نہ بہت تفصیل سے بھی نہیں اور بہت اختصار سے بھی نہیں) روشنی ڈال کر اپنے بچوں اور بچیوں کو بتایا تھا کہ کس طرح

علم کا ایک دریا ہے

جو بہتا چلا جاتا ہے۔ چونکہ اور بھی بہت سے معانی ہیں جو رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان میں سے بعض کے متعلق میں اس خطبہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام کے یہ معنی ہیں:۔

۹۔ اسلام اس بات کا نام ہے کہ

منظوم کلام　　**اسلام**　　حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور۔ اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو راضی کیا جاوے۔"

(البدر ۱۷ر اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱۳)

جو دین مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے اور جو شریعت کامل ہے وہ قرآن کریم میں ہے۔ پس اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ میں یہ فرمایا کہ اگر تم اپنے رب کو راضی کرنا چاہتے ہو۔ اگر اس کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم اس سے تعلق محبت قائم کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے صرف یہی راہ ہے کہ

قرآن کریم کی پوری اتباع کرو

اور اس یقین پر قائم ہو جاؤ کہ ہماری تمام روحانی، اخلاقی، دینی اور دنیوی ضرورتوں کو پورا کرنے کے سب سامان قرآن کریم میں موجود ہیں اور اگر ہم ان روحانی اسباب سے فائدہ اٹھائیں اور ان پر عمل کریں تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں

اس کی تفصیل میں جانے کی اس لئے ضرورت نہیں کہ پہلوں نے اپنے رنگ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مقام کے مطابق اس کی بڑی وضاحت سے اپنی کتب اور تقاریر میں تشریح کی ہے۔ قرآن کریم ایک کامل اور مکمل شریعت ہونے کی وجہ سے ہماری تمام روحانی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ تمام ان راستوں کی نشاندہی کرتا ہے جن پر چلنا ضروری ہے۔ ہر وہ بات ہمیں سکھاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے اور ہر وہ بات ہمارے سامنے وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ جس کو اگر ہم اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے ہو جائیں۔ یعنی قرآن کریم نے کامل اور مکمل طور پر احکام کو بیان کیا ہے۔ اوامر کو بھی کھول کر ہمارے سامنے رکھا ہے اور نواہی پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ یعنی اس نے بتایا ہے کہ یہ کام نہیں کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ غرض قرآن شریف کی اتباع ہی ہے جس سے ہم اپنے رب کو راضی کر سکتے ہیں

۱۰۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دسویں تفسیری معنی اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے یہ کئے ہیں کہ :۔

"اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے جو مقرر ہے ادھر ادھر بالکل نہ جاوے"

(البدر ۱۳ر مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۵۹)

پہلے نویں معنی یہ تھے کہ جو راستہ دکھایا گیا ہے اس پر چلو۔ اب دوسرے معنوں میں بتایا گیا ہے (گو یہ معنے

اپنی ترتیب کے لحاظ سے

دسویں ہیں۔ لیکن نویں معنے اور یہ معنی دونوں پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں) کہ قرآن کریم کے علاوہ کسی اور راہ کو اختیار نہ کریں۔ نہ عقیدہ میں بدعت، نہ عبادت میں بدعت، نہ عمل میں بدعت۔ قرآن کریم سے باہر نہ جائیں جو صراط مستقیم قرآن کریم نے بتایا ہے اس کے علاوہ کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ اپنی طرف سے اپنے پر مشقتیں نہ ڈالیں۔ ہر قسم کی روحانی، ایمانی، عملی بدعتوں سے پرہیز کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے بھی بعض بزرگ ایسے ہوئے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علاقہ میں

بدعات کے خلاف جہاد

کرنے کا حکم فرمایا۔ اور توفیق عطا کی کہ وہ کامیابی کے ساتھ بدعات کے خلاف جہاد کریں۔ بدعت کا تعلق سارے احکام قرآن کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ بعض بدعات ایسی ہیں جو بد رسوم نفس یا شیطانی اثر کے نیچے نماز کے ساتھ لگ گئی ہیں اسی طرح روزے کی بدعتیں بھی ہیں۔ اسی طرح حج کی بدعتیں بھی ہیں اسی طرح زکوٰۃ کی بدعتیں بھی ہیں۔ ہر حکم جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیا شیطان نے پوری کوشش کی کہ اس کے ساتھ کچھ ایسی چیزیں بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دے کہ جو حقیقتاً بے نور اور خالص بدعت ہیں۔ پس اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے یہ معنی ہیں کہ جو قانون اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اس سے زائد، اس سے باہر، اس کے مخالف کوئی قانون نہیں بنانا۔ کیونکہ نہ عقلاً (اگر اپنے عقاید پر صحیح طور پر قائم ہوں تو ہماری عقل بھی یہی کہے گی) نہ شرعاً کوئی ایسی چیز عمل یا عقیدہ قرب الٰہی تک پہنچا سکتا ہے جس کا حکم قرآن حکیم نے نہ دیا ہو کیونکہ قرآن کریم ایک مکمل شریعت کی شکل میں ہمارے سامنے آیا ہے۔ لیکن

بہت سی بدعتیں

عبادات میں، بہت سی بدعتیں ایمانیات کے متعلق آہستہ آہستہ ہم میں آگئیں اور خدا تعالیٰ کے بندے چودہ سو سال میں کھڑے ہوتے رہے ان کے ذمہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ کام لگایا گیا کہ ان بدعتوں کو پکڑو اور حقیقت و صداقت سے جھٹکا دے کر علیحدہ کرو اور پرے پھینک دو۔ ان کی مخالفتیں بھی ہوئیں۔ ان کو ایذائیں بھی پہنچیں۔ ان کو دکھ بھی دئے گئے ان پر افتراء بھی باندھے گئے۔ ان پر اتہام بھی لگائے گئے۔ لیکن خدا کے وہ پیارے بندے خدا کے حکم کے ماتحت اس فرض کو ادا کرتے رہے جو ان کے کندھوں پر ڈالا گیا تھا۔ غرض

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے ایک معنی یہ ہیں کہ کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۱۱۔ گیارھویں معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں کہ

"یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آوے اس سے انکار نہ کرے"

(البدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک فقرہ میں اس ٹکڑہ کے تفسیری معنے کئے ہیں لیکن جہاں آپ نے یہ تفسیری ترجمہ کیا ہے وہاں جو مضمون بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مختلف قسم کی تکلیفیں

اور مشقتیں اور دکھ سہنے پڑتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ اس پر روشنی ڈالی ہے۔ ایک مشقت شریعت کی ہے مثلاً یہ مستحب بلکہ بڑا اچھا ہے کہ جس نے مقام محمود ظلی طور پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل کرنا ہو اسے تہجد کی نماز ادا کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر سردی ہو تو لحاف سے نکلنا بڑی مشقت طلب بات ہے لیکن وہ اپنے رب کی رضا کے حصول کے لئے کوئی پروا نہیں کرتا۔ اور اس کی عبادت تنہائی کی گھڑیوں میں دنیا سے پوشیدہ رہتے ہوئے بجا لاتا ہے اور صرف اس لئے بجا لاتا ہے کہ اس کا رب اس سے خوش ہو جائے یا مثلاً گرمی کا موسم ہو۔ گرمی میں نیند کا بہت کم وقت ملتا ہے اور انسان کو ضروری کاموں کے بعد سونے کے لئے بمشکل دو اڑھائی گھنٹے ملتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ میں صبح کی نماز سے قبل بمشکل ڈیڑھ سے اڑھائی گھنٹے تک سو سکتا ہوں۔ دوست کہتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز کے بعد سویا نہ کریں صحت اچھی رہے گی۔ لیکن وہ میرے حالات کو جانتے نہیں۔ میں اگر صبح کی نماز کے بعد نہ سوؤں تو میں بیمار ہو جاؤں کیونکہ جتنی نیند قانون قدرت کے مطابق مجھے لینی چاہیئے وہ پوری نہ ہو اس لئے مجبوراً مجھے سونا پڑتا ہے اسی طرح

نماز کی پابندی ہے

نماز باجماعت کے لئے پانچ وقت مسجد میں جانا بہرحال مشقت طلب ہے۔ اس سے انکار نہیں۔ پھر روزہ ہے اس میں بھی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے [illegible] (اگر وہ مثلاً زمیندار ہے) سوچتا ہے کہ راتوں کو بیدار ہو کر ہل چلائے۔ کھیتوں میں پانی دیا۔ جب ساری دنیا سوئی ہوئی تھی میں دھوپ میں خدا تعالیٰ کے رزق کی تلاش میں گہائی کر رہا تھا۔ دانے نکال رہا تھا۔ میں سارا دن دھوپ میں بیٹھا رہتا تھا۔ اب یہ پیسہ جو مجھے ملا ہے یہ میں کسی اور کو دے دوں؟ شیطان آ کر کہتا ہے کہ قربانیاں ساری تم نے دیں پھر تم اس پیسہ کو کسی دوسری جگہ خرچ کیوں کرو۔ لیکن وہ یہ سوچتا ہے کہ میرے رب نے مجھے توفیق دی کہ میں

رزقِ حلال کے حصول کیلئے

یہ مشقت برداشت کروں اور میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ اس مشقت سے حاصل شدہ جو مال ہے اس میں سے صرف اس دنیا کا فائدہ حاصل نہ کروں بلکہ اخروی زندگی کا بھی فائدہ حاصل کروں وَبِہٖ التوفیق

پس ایک یہ مشقت ہے جو انسان کو دنیوی دنیا کے فوائد کے حصول کے لئے برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اگر اس کی نیت نیک ہو جس وقت وہ گرمی میں جا کر اپنی کھیتی باڑی کا کام کر رہا ہوتا ہے اس کے دماغ میں یہ بات آ رہی ہوتی ہے

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا

یعنی اس گرمی سے زیادہ وہ گرمی ہے اس سے بچاؤ کی کوئی صورت کرنی چاہیئے۔ اگر وہ نیت کرے تو باقی سب چیزیں تو جیسے پنجابی میں کہتے ہیں "جھونگے وچ مل جاندیاں نیں" اصل چیز یہی ہے کہ خدا کی رضا کو حاصل کیا جائے اور گرمی میں اس لئے برداشت نہیں کرتا کہ میرے بچے یا میں پیٹ بھر کر کھاؤں۔ بلکہ یہ میں اس لئے برداشت کرتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں جو مالِ حلال مجھے ملے اس کا ایک بڑا حصہ خدا کی راہ میں خرچ کروں اور دوسری زندگی میں اپنے لئے آرام کی جنتوں اور رضا کی جنتوں اور رحمتوں کی جنتوں کے سامان کر لوں۔ ایک مشقت تو یہ ہے۔ اور

ایک مشقت ہے حوادثِ زمانہ کی

اللہ تعالیٰ قانونِ قدرت کے مطابق انسان کو ابتلاء میں ڈالتا ہے۔ بعض کو اس کی مصلحت سمجھ آتی ہے اور بعض کو سمجھ بھی نہیں آتی۔ مثلاً جوان بچہ فوت ہو گیا۔ اب یہ ایک حادثہ ہے۔ یا مثلاً ایک زمیندار نے روڑی اکٹھی کی تھی۔ کسی حادثہ کی وجہ سے اس کو آگ لگ گئی اور مالی نقصان ہو گیا۔ اس طرح کے ہزاروں حوادث ہیں جو کبھی آندھی کی شکل میں آتے ہیں کبھی مینہ کی شکل میں آتے ہیں۔ کبھی وباؤں کی شکل میں آتے ہیں۔ کبھی اس قسم کے حادثات پیش آتے ہیں کہ مثلاً شادی کرنے جا رہے تھے کہ رستہ میں موٹر کا ایکسیڈنٹ Accident ہو جاتا ہے اور دولہا مر جاتا ہے یا دلہن مر جاتی

ہے۔ یہ ساری حوادثِ زمانہ کی تکلیفیں ہیں۔ ایک مومن بندہ اپنے ربّ پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ جس وقت اس قسم کا حادثہ اسے پیش آئے وہ الحمد للہ رب العالمین پڑھ رہا ہوتا ہے۔ وہ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون پڑھ رہا ہوتا ہے۔ اپنے خالق کے لحاظ سے وہ الحمد للہ رب العالمین پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ حادثہ خواہ میرے لئے کتنا تکلیف دہ ہو مگر اس کے نتیجہ میں میرے رب کے اوپر کوئی حرف نہیں اس کی حمد اور اس کی تعریف اسی طرح قائم ہے اس لئے وہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے جسم کو، میرے دل کو، میرے دماغ کو، میری آنکھوں کو ایسا بنایا ہے کہ جوان بیٹا اگر مر جاتا ہے تو دل میں درد بھی اٹھتا ہے۔ آنکھوں میں آنسو بھی آتے ہیں، دماغ میں پریشانی بھی پیدا ہوتی ہے۔ مگر اِنّا لِلّٰہ۔ ہم سب اللہ کے ہیں۔ یہ بھی اللہ کا تھا۔ اللہ نے اسے اپنے پاس بلا لیا میں بھی اللہ کا ہوں اور ایک دن میں بھی اس کے پاس چلا جاؤں گا۔ خدا اگر اپنی رحمت کے سامان پیدا کرے تو میں اور میرا بیٹا اس کی جنتوں میں پھر اکٹھے ہو جائیں گے۔ چند دن چند سال یا کچھ عرصہ اس ملاپ کے لئے انتظار کرنا اور

خدا کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کیلئے

کرنا کوئی بڑی قربانی نہیں اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ غرض ایک مشقت، تکلیف اور دکھ انسان کو حوادثِ زمانہ کے نتیجہ میں برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اور ایک وہ دکھ ہے جو الٰہی سلسلوں کے مخالفین پہنچاتے ہیں۔ ایک مسلمان کو اس ابتلاء میں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ دیکھو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم تھوڑی تعداد میں تھے۔ غریب تھے جنگ کی کوئی تربیت انہیں نہیں تھی۔ ان کے پاس جنگ کا کوئی سامان نہ تھا۔ اچھی تلواریں نہیں تھیں۔ گھوڑے نہیں تھے۔ کچھ بھی نہ تھا۔ اور دشمن نے یہ سمجھا کہ ان نہتوں اور بے بسوں کو ہم اچھی تلواروں کے استعمال سے کاٹ کے رکھ دیں گے۔ اور فنا اور نابود کر دیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کو کہا کہ میری خاطر ان تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور میرا تم سے یہ وعدہ ہے کہ تم کمزور سہی۔ تم غریب سہی تم نہتے سہی۔ تم بے سر و سامان سہی۔ لیکن میں تمہاری پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوں گا اس لئے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں آخر غلبہ تمہیں حاصل ہوگا۔

غرض کئی قسم کے دُکھ ابتلاء

اور مشقت انسان کو خدا کی راہ میں پیش آتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آئے اس سے انکار نہ کرے اور آپ نے یہ فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر، آپ کے سوانح پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ آپ نے خدا کی راہ میں اپنی جان کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ جنگِ بدر میں جب کفّارِ مکہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے تو آپ مدینہ میں نہیں بیٹھے رہے بلکہ جس طرح دوسرے مسلمان میدان میں گئے آپ بھی میدان میں گئے اور آپ ہی سب سے زیادہ دشمن کے حملہ کا نشانہ ہوتے تھے کیونکہ دشمن یہ جانتا تھا کہ اگر اس ایک شخص (علیہ السلام) کو (نعوذ باللہ) ہم نے قتل کر دیا تو پھر کسی اور کوشش کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اسلام ختم ہو جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات کا اعتراف کیا ہے اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ شدید ترحملہ دشمن کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہوتا تھا۔ اور بہادر ترین صحابہ رضی اللہ عنہم وہ سمجھے جاتے تھے جو آپ کے قرب میں رہتے تھے۔ مثلاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق تاریخ گواہی دیتی ہے کہ مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ یہ سب سے زیادہ بہادر شخص ہے۔ اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب میں رہنا چاہیئے۔ لیکن آپ کوئی تدبیر اپنی حفاظت کی نہیں کرتے تھے۔ آپ کے پاس دنیوی سامان ہی کیا تھا؟ تدبیر کیا کرنی تھی۔ بہرحال آپ نے اپنی عصمت اور حفاظت کا کوئی سامان نہیں کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ چونکہ آپ اپنا سب کچھ

خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے

اور اپنی زندگی اور اپنی موت اور اپنا ہر سانس اور عبادتیں وغیرہ سب کچھ خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے سمجھا۔ اس یقین کے ساتھ کہ یہ اللہ کا حق ہے جو اسے دیتا ہوں۔ میرا اپنا تو کچھ بھی نہیں۔ جانتے ہو خدا تعالیٰ نے اس کے جواب میں کیا کیا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ خدا نے کہا وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس چونکہ آپ ہر وقت اپنی جان اپنے رب کے حضور پیش کر رہے تھے اس لئے خدا نے کہا میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال قدرت کے ساتھ اور نہایت ارفع شان کے ساتھ اس بات کو دنیا کے سامنے ظاہر کر دیا کہ خدا تعالیٰ ہی آپ کا محافظ اور معین اور آپ کو بچانے والا تھا۔ دشمن کا کوئی حربہ آپ کے خلاف کارگر نہیں ہوا۔ اور آپ کے نفس کو، آپ کی ذات کو، آپ کے جسم کو خدا تعالیٰ نے بچایا اور محفوظ رکھا۔ نیز آپ کی امّت کو بھی اپنی حفاظت میں رکھا

دنیا میں بڑے بڑے انقلاب بپا ہوئے

بعض ملکوں سے اسلام مٹا یا گیا۔ یہ تو درست ہے۔ لیکن یہ کہ اسلام دنیا سے مٹ جائے اس میں کبھی بھی شیطان کامیاب نہیں ہوا۔ نہ ظاہری طور پر نہ روحانی طور پر۔ کیونکہ امّتِ مسلمہ میں ہر وقت اور ہر زمانہ میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کے بعد اس کی سکھائی ہوئی ہدایت اور اس کے بتلائے ہوئے علوم قرآنیہ کے نتیجہ میں اسلام کی شمع کو روشن رکھتے رہے ہیں۔ کبھی تعداد کم تھی اور کبھی زیادہ۔ لیکن کوئی زمانہ ایسا نہیں کہ جس کے متعلق تاریخ نے یہ شہادت نہ دی ہو کہ اس زمانہ میں خدا کے نیک بندے اسلام کے جھنڈے کو بلند کر رہے تھے۔ کتنی عظیم عصمت ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی کہ آپ نے کہا

خدا کی راہ میں قربانی

دینے سے میں ہچکچاتا نہیں اور اپنی حفاظت کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنے نفس پر شفقت نہیں کی اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر انتہائی شفقت کی۔ اسی طرح جو لوگ احکامِ قرآنی کے بجا لانے میں اپنے نفسوں پر شفقت نہیں کرتے مثلاً یہ نہیں کہتے کہ باہر ٹھنڈ ہے۔ ہم گرم کمرے میں بڑے آرام سے لیٹے ہوئے ہیں۔ ہم لحاف سے باہر کیوں نکلیں۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ کمرہ میں گھٹن ہے اور باہر اتنی شدید گرمی ہے۔ باہر نکلا تو بیمار ہو جاؤں گا۔ اس لئے میں ظہر کی نماز کے لئے مسجد میں کیوں جاؤں۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ خدا نے رزق دیا ہے اس کو استعمال کرنا چاہیئے۔ ہم رمضان کے مہینہ میں بھی دوسرے مہینوں کی طرح خوب کھائیں گے۔ اور شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے تمہیں اپنے آپ کو محروم نہیں کرنا چاہیئے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایک خاص وقت کے اندر اپنے آپ کو محروم کرتا ہے وہ خدا کے حکم سے کرتا ہے کیونکہ اصل عطا جو خدا سے کسی کو حاصل ہوتی ہے وہ

کامل اطاعت اور فرمانبرداری

کی عطا ہے۔ وہ اس ذہنیت کی عطا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی عطا اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو نہیں ملتی کہ وہ خوشی اور بشاشت کے ساتھ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا چلا جائے۔ غرض احکام کی بجا آوری، نواہی سے پرہیز حوادثِ زمانہ کی تکلیفوں اور مخالف طاقتوں سے جو دکھ پہنچتے ہیں ان کو خندہ پیشانی اور بشاشت سے قبول کرنا چاہیئے۔ خدا کی راہ میں جو پیش آئے اس سے انکار نہیں کرنا چاہیئے کوئی یہ نہ کہے کہ مجھے نہیں منظور یہ اور موسیٰ علیہ السلام کی امّت کی طرح مثلاً یہ نہ کہے کہ ایک کھانے سے تو تسلی نہیں ہوتی بہت سے کھانوں کا انتظام کیا جائے۔ جنہیں بھی تربیت کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک کھانے کی تلقین کی ہوئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے بعض گھروں میں ایک سے زائد کھانے پک جاتے ہیں۔ طبائع میں اتنا اختلاف ہے کہ ہمارے بعض بچے گوشت نہیں کھاتے۔ اور ہمیں اس سے بعض دفعہ تکلیف بھی ہوتی ہے۔ اور ان کے لئے دال بہرحال پکانا پڑتی ہے۔ لیکن اگر گھر میں دو تین کھانے پکے ہوں تو ایک کھانا جو مجھے پسند آ جائے اور میری طبیعت کے مطابق ہو لے لیتا ہوں۔ اور کھا لیتا ہوں۔ ہمارا ایک بچہ ہے وہ گوشت بالکل نہیں کھاتا وہ دال ہی لے گا یا دال کی بجائے آلو کا بھرتہ ملے گا اور اسے کھائے گا۔ بہرحال یہ بھی ایک نفسیاتی بات ہے یہ ایک معمولی چیز ہے۔ لیکن

انسان کا نفس اسے دھوکہ دیتا ہے

اور اسے کہتا ہے تو یہ نہ کر۔ تو تکلیف میں پڑ جائے گا۔ بہرحال خدا کی راہ میں جو بھی مشقت، تکلیف اور دکھ برداشت کرنا پڑے خوشی اور بشاشت سے اسے برداشت کرے اور "نہ" نہ کرے۔ بعض لوگ "نہ" کر کے ایک اور قسم کی مشقت اپنے اوپر ڈال لیتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو احکامِ الٰہی کی بجا آوری اور نواہی سے بچنے کے لئے مشقت برداشت نہیں کرتے اور اپنے جذبات کو قربان نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان سے اور قسم کی قربانی لے لیتا ہے۔ ایک شخص اپنے بچہ کی صحیح تربیت نہیں کرتا وہ اس کو چھوڑ دیتا ہے اور کہتا ہے "وڈے ہو کے آپے عادت پے جاوے گی" یعنی اس قول صبح نماز دے واسطے کیوں جگاواں" یا دوپہر کی گرمی میں "نماز دے واسطے مسجد وچ کیوں بھیجاں آپے جد ول سیانا ہو جاوے نماز پڑھیا کرے گا" حالانکہ ماں کے لئے تو چالیس سال کا آدمی بھی بچہ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے اچھا تم میرے لئے اس بچہ کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتے اور یہ جذبات کی قربانی ہے (ہاں یہ بھی جذبات کی ایک قربانی دینی پڑتی ہے) جو تم میری خاطر نہیں کرنا چاہتے تمہارے لئے یہ بچہ ابتلاء بن گیا ہے۔ میں اس بچہ کو تمہارے ساتھ کیوں رکھوں۔ میں اسے اٹھا لیتا ہوں۔ چنانچہ وہ اسے موت دے دیتا ہے۔ پھر دھوپ کی گرمی اور صبح کی نیند کہاں جاتی ہے

غرض جو لوگ خود کو خدا کے دین کی راہ میں

آنے والی مشقتوں کے سامنے خوشی سے پیش کر دیتے ہیں اور دکھ اٹھا لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان دکھوں سے کہیں بڑے دکھوں سے انہیں محفوظ کر لیتا ہے اور جو ایسا نہیں کرتے ان کی اصلاح کے لئے دوسرے سامان پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ بغیر امتحان کے، بغیر ابتلاؤں کی برداشت کے بغیر دکھوں کے اٹھانے کے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے

ایمان کا امتحان لینا ضروری ہے

۱۲ - اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے بارھویں معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کئے ہیں کہ

"اسلام ایک موت ہے جب تک کوئی شخص نفسانی جذبات پر موت وارد کر کے نئی زندگی نہیں پاتا اور خدا ہی کے ساتھ بولتا، چلتا، پھرتا، سنتا، دیکھتا نہیں وہ مسلمان نہیں ہوتا"

(الحکم ۱۷ ؍ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

یہاں آپؑ نے یہ فرمایا کہ دین حقیقی وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کی جائے۔ اور اس کی کامل فرمانبرداری کا ایک نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نفسانی جذبات قربان کرنے پڑتے ہیں اور

اپنے نفس پر ایک موت وارد کرنی پڑتی ہے

اور خدا تعالیٰ نے چونکہ کہا ہے عِنْدَ اللّٰہِ یعنی جب وہ جذبات پر موت وارد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول کرتا ہے۔ اور جب وہ قربانی قبول کرتا ہے۔ تو وہ کیا کرتا ہے؟ پھر اس کے ہاتھ باقی نہیں رہیں گے۔ نہ اس کی آنکھیں باقی رہیں گی۔ نہ اس کے جوارح اپنے رہیں گے۔ اس کے جذبات پر موت وارد ہو جائے گی۔ اور جذبات ہی ہیں جو جوارح کو حرکت میں لانے میں یعنی مکھی میرے منہ پر آکر بیٹھتی ہے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے پاؤں سے جو گدگدی ہوتی ہے وہ مجھے برداشت نہیں اس لئے جب میں تنگ آجاتا ہوں تو میرا ہاتھ فوراً اٹھتا ہے اور اس مکھی کو اڑا دیتا ہوں۔ یہ میں ایک جذبہ کے ماتحت ہی کرتا ہوں اور جس وقت اللہ تعالیٰ کے لئے ایک انسان اپنے نفس پر موت وارد کر لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کہتا ہے اے میرے بندے تو نے اپنے جذبات پر میرے لئے، میری رضا کے حصول کے لئے ایک موت وارد کر لی ہے

میں تجھے ایک نئی زندگی دیتا ہوں

اب تو مجھ میں ہو کر بولے گا۔ مجھ میں ہو کے سُنے گا۔ مجھ میں ہو کر تو اپنے ہاتھوں کو حرکت دے گا۔ اور مجھ میں ہو کر تیرے پاؤں آگے قدم بڑھائیں گے وہ جس طرف بھی اٹھیں گے وہ میری ہی طرف ہوگی کیونکہ نفس پر تو موت وارد ہو گئی ہے۔ غرض اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کے ایک معنی یہ ہیں کہ نفس کو پوری طرح کچل دیا جائے۔ کوئی جذبہ اپنا نہ رہے۔ تمام جذبات نفسانی خدا تعالیٰ کے ماتحت ہو جائیں اس کے لئے قربان ہو جائیں۔ اس کے قدموں میں گر جائیں۔ ایک موت وارد ہو جائے اور بندہ اپنے ربّ سے یہ امید رکھے کہ وہ ایک نئی زندگی اس کے بدلہ میں عطا کرے گا۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے اس چھوٹے سے ٹکڑے کی جو اس طرح تفسیریں کی ہیں ان پر جب ہم غور کرتے ہیں اور ان کی وسعت اور گہرائی ہمارے سامنے آتی ہے تو

ہم یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں

کہ تَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شاگرد بننے کی توفیق عطا کرے آمین

دو معنی اور رہ گئے ہیں لیکن میں ابھی پوری طرح صحت مند نہیں اور گرمی بھی بہت ہے اس لئے اس وقت میں انہی معنوں کے بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

(الفضل ۱۴ ؍ تبوک ۱۳۴۶ ہش)

جناب تاثیر صاحب کاشمیری (باڑی پورہ) کی صریح کذب بیانی

اور

پیغامِ صلح میں شائع شدہ ایک مضمون کی اصل حقیقت!

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جناب تاثیر صاحب کا ایک مضمون اخبار "پیغام صلح" ۱۴ ؍ اگست میں بعنوان "مولوی عبد الحق صاحب قادیانی کی غلط بیانی" شائع ہوا ہے۔ بغور مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ ع

یہ تو ہے تصویر ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار

سال بھر کی خاموشی کے بعد تاثیر صاحب کی اب آنکھ کھلی ہے۔ جبکہ گزشتہ سال کی طرح امسال پھر ہمارا تبلیغی و تربیتی وفد وادیٔ کشمیر میں داخل ہو چکا ہے۔

سیکرٹری تبلیغ تاثیر صاحب اپنے مضمون میں یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ مکرم احمد شاہ ابدالی پیغامیت کو خیرباد کہہ کر جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ لیکن موصوف کے پیغامیوں کے سابق سیکرٹری تبلیغ ہونے سے انکار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ:-

"لیکن سیکرٹری تبلیغ کا عہدہ مولوی صاحب کی من گھڑت ہے"

حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلہ میں تاثیر صاحب نے صریح کذب بیانی سے کام لیا ہے ہم اس کے جواب میں خود جناب ابدالی صاحب کا وہ تحریری حلفیہ بیان نقل کر دیتے ہیں جو موصوف نے دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میں جب لاہوری احمدی تھا تو باقاعدہ انتخاب کے ذریعہ سے سیکرٹری تبلیغ کے عہدہ پر فائز تھا۔ جس کا اعلان اخبار "روشنی" سرینگر میں بھی ہو چکا تھا۔ لہٰذا تاثیر صاحب نے پیغام صلح میں میرے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اور میرے سیکرٹری تبلیغ ہونے سے انکار کیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے یہ میرا حلفیہ بیان ہے۔"

دستخط A. S. Abdali

ابدالی صاحب کی بیعت پر تاثیر صاحب نے لالچ کا الزام لگایا ہے۔ اس کا جواب قرآن کریم کے الفاظ میں لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ہے

بچہ تاثیر صاحب کی دوسری صریح کذب بیانی ملاحظہ ہو۔ موصوف لکھتے ہیں:-

"اس بچہ کو کسی لالچ میں پھنسا کر بیعت کرانے کے لئے مولوی صاحب قابل مبارکباد ہیں"

قرآن کریم کے الفاظ میں اس تحریر کا جواب یہ ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین آپ بتائیں کہ کس لالچ میں ہم نے اس کو پھنسایا ہے۔ یا اب تک ہماری ذات سے کون مادی فائدہ اسے پہنچا ہے۔

اس تحریر میں دوسری کذب بیانی تاثیر صاحب نے یہ کی ہے کہ اسے بچہ قرار دیا ہے حالانکہ وہ عاقل بالغ نوجوان ہے۔ میٹرک کی آخری کلاس میں زیر تعلیم ہے۔ کاٹھ پورہ کے نمبردار صاحب کا بیٹا ہے۔ اس کا سارا خاندان غیر احمدی ہے۔ گزشتہ سال خاکسار کے پاس ترجمۃ القرآن پڑھتا رہا۔ اسی دوران میں تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ اور بالآخر اس نے بیعت کر لی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے والد محترم بھی احمدیت سے کافی متاثر ہو رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس عمر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ اس سے کئی سال یہ نوجوان بڑے ہیں کیا ثبوت ہے تاثیر صاحب کے پاس اس بات کا کہ یہ نوجوان عاقل بالغ نہیں ہیں؟

البتہ تاثیر صاحب کے اکابر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اس وقت بچہ قرار دیا تھا جب حضور کو اللہ تعالیٰ نے خلعتِ خلافت سے نوازا تھا۔ اور حضور کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ لیکن آج اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ ان اکابر کا کیسا عبرتناک انجام ہوا۔ لیس کسی عاقل بالغ کو بچہ قرار دینے سے پہلے پیغامیوں کو اپنے اکابر کے عبرتناک انجام پر نگاہ ڈال لینی چاہیئے۔

چک ایمرچھ تاثیر صاحب لکھتے ہیں:- "یہ بھی مولوی صاحب کی کرامت ہے کہ ایک قادیانی کا والد اور دیگر تمام خاندان قادیانیت سے نکل کر غیر احمدیوں کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ اس سابقہ قادیانی کی آخری مرض الموت میں تمام مولوی صاحبان کا وفد اس کے پاس گیا اور اس سے اس سختی کے عالم میں بیعت فارم پر دستخط کرا لئے جس کے دو یوم کے بعد ہی وہ اس دنیا سے چل بسا"

الجواب۔ تاثیر صاحب کا یہ اشارہ چک ایمرچھ کے مکرم عبد الستار صاحب مرحوم کی بیعت کی طرف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرحوم بیمار تھے اور اسی دوران میں چک ایمرچھ میں ہمارا جلسہ بھی ہو رہا تھا۔ اراکین وفد عبد الستار صاحب

کے مکان پر بیمار پرسی کے لئے ضرور گئے تھے لیکن یہ تاثیر صاحب کی صریح غلط بیانی ہے کہ اس موقعہ پر بیعت فارم پر دستخط کروائے بلکہ بعد میں اسی روز مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کے ذریعہ سے موصوف نے اور موصوف کے رشتہ داروں اور خاندان نے بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا اور ان لوگوں نے بیعتیں کر لی تھیں۔

گزشتہ سال ہمارے تبلیغی اور تربیتی وفد کے وادئ کشمیر میں داخل ہونے سے صرف گیارہ روز قبل تاثیر صاحب نے جلال صاحب کے نام پر "روشنی" میں تہذیب و اخلاق سے عاری ایک مضمون شائع کروایا تھا۔ یہ مضمون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خوشخبری کی ناکام تردید پر مشتمل تھا جو حضور نے ہندوستانی غیر مبائعین کی اکثریت کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے متعلق بیان فرمائی تھی۔ اس تردید میں عبدالستار صاحب مرحوم کے احمدیت سے انکار کا طعنہ بھی دیا گیا تھا۔ بلاشبہ سالہا سال سے عبدالستار صاحب مرحوم جماعت احمدیہ سے الگ ہو گئے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مقدس سلسلہ کے لئے جو غیرت رکھتا ہے اس کی ایک تجلی یہاں بھی ظاہر ہوئی کہ تاثیر صاحب کے مضمون پر ابھی چند روز ہی گزرے تھے کہ ہمارا وفد کشمیر میں داخل ہوا۔ اور یاڑی پورہ میں خاکسار کا دو ماہ کے لئے تقرر ہوا۔ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۶ غیر احمدی اور چار پیغامی بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور ان میں عبدالستار صاحب مرحوم بھی ہیں جن کا طعنہ تاثیر صاحب دے چکے تھے۔

پس یہ تو اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت تھی "تاثیر صاحب کے مضمون کے رد میں لیکن تاثیر صاحب کی بیمار آنکھ اس عبرت انگیز نظارہ کو دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتی۔

زاہد صاحب

ایک اور صریح کذب بیانی تاثیر صاحب نے یہ کی ہے کہ گویا خاکسار پروفیسر نورالدین صاحب زاہد غیر مبائع کے مقابلہ میں بالکل لاجواب ہو گیا۔ اس پر تاثیر صاحب نے کسی غیر احمدی کا حلفیہ بیان بھی لکھا ہے۔ لیکن پھر بھی انہیں یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ حلف لینے والے کا نام ہی درج کر سکیں۔

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ حقیقت یہ ہے کہ راجہ عبدالرحمٰن خاں صاحب سابق غیر مبائع حال مبائع احمدی نے بتایا تھا کہ تاثیر صاحب نے بتایا ہے کہ زاہد صاحب فلاں تاریخ کو تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے یاڑی پورہ آئیں گے۔ چنانچہ اسی روز وہ پہنچ گئے اور تیس چالیس احمدی اور غیر احمدی دوستوں کے درمیان یہ کامیاب تبادلۂ خیالات ہوا۔

"تاثیر صاحب نے دو غیر احمدی مددگار بھی زاہد صاحب کے ساتھ بھیجے تھے جب مسئلہ کفر و اسلام اور مسئلہ نبوت پر گفتگو شروع ہوئی۔ تو خاکسار نے مولوی محمد علی صاحب کی وہ تحریرات پیش کیں جن میں موصوف نے جماعت احمدیہ کو اور غیر احمدیوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دے کر غیر مبائعین کے سوا باقی سب مسلمانوں کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج بتایا ہے۔ ان تحریرات کو دیکھ کر زاہد صاحب اس قدر مبہوت ہوئے کہ انہوں نے حواس باختہ ہو کر اپنے غیر احمدی مددگار سے پوچھا کہ کیا آپ لوگ کسی نبی کی آمد کے قائل ہیں؟ اس کے جواب میں غیر احمدی دوست نے کہا کہ ہاں ہم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ کی دوبارہ آمد کے قائل ہیں۔ اس پر زاہد صاحب نے برافروختہ ہو کر اسے کہا کہ تب تم کافر ہو۔ یہ سب کچھ بھری مجلس میں ہوا۔ اور بالآخر زاہد صاحب نے بار بار کہا کہ مولوی محمد علی صاحب کو چھوڑو۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریر سنائی جس میں حضور نے حضرت مسیح کی بلاباپ ولادت کا عقیدہ رکھنے والوں کو نیچری کہا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے اس کے سامنے بھی زاہد صاحب خاموش ہو گئے۔ وہ دن اور آج کا دن ہے کہ زاہد صاحب اور تاثیر صاحب کو کبھی بھی خاکسار کے ساتھ تبادلۂ خیالات کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن ملاحظہ ہو تاثیر صاحب کی بدترین کذب بیانی اور جسارت کہ الٹا خاکسار کو ہی لاجواب بتا دیتے ہیں۔ اگر اب بھی آپ لوگوں کے پاس ان تحریرات کا کوئی جواب ہے تو شائع کیوں نہیں کرتے

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو
کچھ تو خدا سے شرماؤ

فسخ بیعت کی حقیقت

تاثیر صاحب سال گزشتہ کے دورہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"آپ کی کافی تبلیغ کے باوجود مندرجہ ذیل افراد قادیانیت کو خیرباد کہہ کر اور خلیفۂ قادیانی کی بیعت فسخ کر کے جماعت احمدیہ لاہور میں شامل ہو گئے"

اس کے تحت موصوف نے تین نام پیش کئے ہیں

۱۔ مسٹر بشیر احمد خاں صاحب

یہ دوست گزشتہ دورہ سے پہلے پیغامی ہو چکے تھے۔ خاکسار کو جب معلوم ہوا کہ یہ دوست پیغامی بن گئے ہیں تو متعدد مرتبہ موصوف سے خاکسار نے دریافت کیا لیکن انہوں نے خاکسار کے سامنے ابھی تک پیغامی بننے کا اقرار نہیں کیا ہم جناب تاثیر صاحب کے ضمیر سے ہی اپیل کرتے ہیں کہ آیا اس بیعت کا مذہبی اعتبار سے پیغامیوں کو فائدہ پہنچا ہے یا نقصان؟

۲۔ دوسرے نمبر پر موصوف نے میر غلام رسول صاحب کا نام پیش کیا ہے۔ اس کے متعلق مقامی جماعت کے احباب سے معلوم ہوا ہے کہ یہ درحقیقت پہلے پیغامی ہی تھے لیکن پیغامیوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے احمدیوں سے ملے ہوئے تھے

علاوہ ازیں گزشتہ سال غلام رسول صاحب کسی دوسری جگہ گورنمنٹ کی دوکان کرتے تھے۔ اس مرتبہ خاکسار نے دیکھا کہ تاثیر صاحب کے مکان کے ایک حصہ میں دوکان کھولے ہوئے ہیں۔ یہ عملی جواب ہے تاثیر صاحب کے اس بے بنیاد الزام کا جو موصوف نے مکرم ابدالی صاحب اور مکرم محمد سعید صاحب پر لالچ سے بیعتیں کروانے کا لگایا ہے۔ اس کا تو کوئی ثبوت وہ نہیں دے سکتے۔ البتہ میر غلام رسول صاحب کی دوکان ہر آدمی دیکھ سکتا ہے۔

تاثیر صاحب! آپ کو دوسروں کی آنکھ میں تنکا تلاش کرنے کی تو بڑی فکر رہتی ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر آپ کو دکھائی نہیں دیتا۔ اور یہی پیغامی ذہنیت کا کمال ہے۔

۳۔ تیسرے نمبر پر تاثیر صاحب نے محمد یعقوب صاحب زاہد کا نام پیش کیا ہے۔ یہ بھی تاثیر صاحب کی غلط بیانی ہے۔ کیونکہ یہ دوست ہمارے تبلیغی وفد کے آنے سے بہت پہلے ہی پیغامیت کو قبول کر چکے تھے

تین بیعتیں

گزشتہ سال مکرم ابدالی صاحب کے علاوہ تین مزید پیغامی دوست جو پیغامی تھے تبلیغی اسفار میں وہ باقاعدہ تاثیر صاحب کے ذریعہ پیغامی بن چکے تھے پھر دوبارہ جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ بالکل اسی طرح، جس طرح جناب تاثیر صاحب کے والد محترم تو بہائیت کے سرگرم رکن تھے لیکن تاثیر صاحب نے اپنے والد محترم کا عقیدہ ترک کر کے پیغامیت کو قبول کر لیا ہے۔ لیکن اس بات کو [illegible] قرار دینا کم از کم تاثیر صاحب کو زیب نہیں دیتا۔ لیکن "تاثیر صاحب محترم تو اس سے ایک قدم اور آگے بڑھ کر ان دوستوں کی پیغامیت کا ہی انکار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں:-

"باقی رہا عبدالرحمٰن خاں صاحب اور دو افراد جو بقول مولوی عبدالحق صاحب جماعت احمدیہ لاہور سے نکل کر جماعت قادیان میں شامل ہو گئے ہیں یہ سراپا غلط، بے بنیاد اور من گھڑت کہانی ہے جو مولوی صاحب مذکور کے دماغ کی پیداوار ہے۔"

(پیغام صلح ۱۴ اگست ۶۸ء)

اس کے جواب میں ہم اپنی طرف سے نہیں بلکہ مکرم راجہ عبدالرحمٰن خاں صاحب کا تحریری اور حلفیہ بیان ہی نقل کر دیتے ہیں جو موصوف نے ہمیں دیا ہے:-

"جناب تاثیر کاشمیری نے پیغام صلح ۱۴ اگست میں خاکسار اور خاکسار کے دو ساتھیوں کے متعلق جو یہ لکھا ہے کہ "باقی رہا عبدالرحمٰن خان صاحب اور دو افراد..... الخ"

جناب تاثیر صاحب نے ان جملوں میں بدترین کذب بیانی سے کام لیا ہے کیونکہ خاکسار اور خاکسار کے دونوں ساتھیوں نے تاثیر صاحب کے ذریعہ مولوی صدرالدین صاحب کی بیعت کی تھی۔ اور بیعت کی منظوری کا سرٹیفکیٹ بھی آیا تھا جواب بھی میرے پاس موجود ہے بعدہٗ گزشتہ سال مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے مجھے متعدد مرتبہ تبلیغ کی اور میں نے تاثیر صاحب کو بتایا کہ مولوی صاحب سے تبادلہ خیالات کریں اور خاکسار کی تحریک پر ہی تاثیر صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ پروفیسر نورالدین زاہد کو میں نے آدمی بھیج دیا ہے وہ فلاں تاریخ کو آکر تبادلۂ خیالات کریں گے

چنانچہ اسی تاریخ کو زاہد صاحب یاڑی پورہ تشریف لائے اور تبادلۂ خیالات ہوا۔ لہٰذا تاثیر صاحب کی یہ بھی صریح کذب بیانی ہے جو زاہد صاحب کے متعلق لکھی ہے کہ پروفیسر نورالدین صاحب میرے پاس بحیثیت مہمان آئے تھے۔ آپ کی خبر سن کر وہ آپ کے پاس تشریف لے گئے لیکن عبدالرحمٰن صاحب کی تحریک پر نہیں بلکہ اپنی مرضی سے" بعدہٗ خاکسار نے استخارہ کیا اور اس کے نتیجہ میں خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بیعت ایک ایمان افروز نظارے میں کی۔ تب بیداری کے بعد خاکسار نے مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل کے ذریعہ سے حضور کی بیعت کر لی۔ اور جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ یہ میرا حلفیہ بیان ہے"

خاکسار عبدالرحمٰن خاں ۶۸-۹-۱۱"

پس اگر تاثیر صاحب اس حلفیہ بیان کا انکار کریں تو وہ بھی اپنا حلفیہ بیان شائع کر دیں۔ اور اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں کہ ان لوگوں نے مولوی صدرالدین صاحب کی بیعتیں انہی کے ذریعہ سے کی تھیں تو پھر ان کو پیغامی تسلیم کر لیں۔ ورنہ پھر تاثیر صاحب اپنے اس اختراعی اصول کی رو سے مینوفا صدرالدین صاحب کی بیعت کرنے کے باوجود بہائی مذہب کے پیرو ثابت ہوں گے۔ کیونکہ موصوف کے

والدِ محترم کٹر بہائی عقیدہ رکھتے تھے۔ ع
کھائیں کہ عمر کی چوٹ بچائیں کدھر کی چوٹ

اقتدائے نماز

تاثیر صاحب نے ایک اور سوال اٹھایا ہے۔ فرماتے ہیں:—

"کیا یہ تینوں آپ کی مسجد (قادیانی مسجد) میں آپ کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔؟"

اس سوال کا جواب ہم مکرم راجہ یار محمد خاں صاحب کے حلفیہ بیان سے دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:—

"پیغام صلح ۱۴ اگست ۱۹۶۸ء میں جناب تدبیر کاشمیری کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں خاکسار کی بیعت کا بھی تذکرہ ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار کا حلفیہ بیان یہ ہے کہ میں مولوی صدرالدین صاحب امیر غیر مبائعین کی بیعت کر کے لاہوری احمدی ہو چکا تھا۔ بعدہ مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ جماعت احمدیہ کے ذریعہ میرے شکوک دور ہو گئے اور میں نے گزشتہ سال موصوف کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی باقاعدہ بیعت کر لی تھی اور میرے بھائی راجہ عبدالرحمٰن خاں صاحب نے بھی چند روز بعد ایک ایمان افروز خواب کی بناء پر بیعت کر لی تھی۔ اور اس موقعہ پر راجہ منیر احمد خاں صاحب نے بھی غیر مبائعین کے گروہ سے نکل کر بیعت کر لی تھی۔

باقی رہا نمازوں کی اقتداء کا سوال۔ سو یاد رہے کہ اس وقت خود تاثیر صاحب بھی حنفیوں کی اقتداء اور مسجد میں نمازیں ادا کرتے تھے۔ ہماری غیرت برداشت نہیں کرتی تھی کہ مکفرین اور مکذبین و متردوین کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں۔ اس لئے غیر مبائع ہونے کے باوجود ہم لوگ جماعت احمدیہ کے امام الصلوٰۃ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے رہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ تاثیر صاحب نے اپنے مضمون میں حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

الراقم خاکسار
(دستخط) یار محمد خاں۔ اکن لونہ مٹی"

ملاحظہ ہو۔ تاثیر صاحب کی پیغامی ذہنیت کہ خود تو پیغامیوں کے لیڈر ہونے کے باوجود غیر احمدیوں کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے رہیں اور پھر بھی پیغامی کے پیغامی ہی رہیں اور دوسرے پیغامی کو اکسا لئے پیغامی نہیں مانتے کہ وہ جماعت احمدیہ کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے ہیں۔

جناب تاثیر صاحب! آپ اپنے اس اختراعی اصول کے تحت پیغامی نہیں بلکہ غیر احمدی ثابت ہوتے ہیں جبکہ آپ غیر احمدی امام الصلوٰۃ کی اقتداء میں غیر احمدی مسجد میں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ فتامل۔

ان دنوں تاثیر صاحب حنفیوں کی مسجد سے نکل گئے ہیں یا نکال دئے گئے ہیں اور گھر پر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ:—

"ہماری جماعت کا یہ علی الاعلان مسلک ہے اور اس پر ہمارا عمل ہے کہ جو شخص کلمہ گوؤں کو کافر نہیں کہتا ہم اس کے پیچھے بلا امتیاز فرقہ نماز پڑھ لیں گے۔ یعنی خواہ وہ سُنی ہو یا شیعہ یا اہلِ حدیث ..... میں نے خود غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔"

پس تاثیر صاحب کی اگر حنفیوں سے ناچاقی ہو گئی تھی تو مولوی محمد علی صاحب کے اس فتوے کے مطابق ان کا فرض تھا کہ اہلحدیث کی مسجد میں جاتے اور چند ماہ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے۔ پھر جب وہ نکال دیتے تو کوئی شیعہ پیش امام تلاش کرتے اور چند ماہ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے۔ علیٰ ہذا القیاس ایک کے بعد دوسرے امام کی اقتداء کرتے تاکہ ان کو معلوم ہو جاتا کہ خلیفۂ برحق اور امام جماعت احمدیہ کے منکرین کے گروہ میں شامل ہو کر اس کی کیا قیمت ادا کرنا پڑتی ہے

ایک نشان

اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کو بے سہارا کبھی نہیں چھوڑتا۔ اور آسمانی نشانوں سے اس مقدس جماعت کی تائید کرتا چلا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نشان دکھایا ہے جو تاثیر صاحب کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ موصوف خوفِ خدا دل میں رکھتے ہوں

چند روز سے تاثیر صاحب کا بڑا صاحبزادہ عزیز عبدالرحمٰن خاکسار کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگا ہے۔ اور خود کو احمدی کہتا ہے اگرچہ اس نے ابھی تک باقاعدہ بیعت نہیں کی۔ اور نہ ہی ہم اس کو جماعت احمدیہ کا فرد سمجھتے ہیں جب تک بیعت نہ کر لے۔ پس تاثیر صاحب کے اس اختراعی اصول کی رو سے تو خود ان کا اپنا بیٹا بھی جماعت احمدیہ کا فرد ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تاثیر صاحب کی غلط بیانیوں کا یہ عملی جواب دیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب اس عملی جواب پر غور کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا ان کا اپنا کام ہے

س ۳۳

ہم صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

یہ ہے تاثیر صاحب کے بیان اور پیغام صلح کے گمان کی حقیقت!!

مستقبل کا سوال

ہم نے بیسویں صدی کھو دی ہے۔ کہیں ہم اکیسویں صدی کو بھی ضائع نہ کر دیں

ذیل کا فکر انگیز مضمون دہلی کے روزنامہ الجمعیۃ کے جمعہ ایڈیشن میں شائع ہوا ہے مضمون نگار نے امتِ مسلمہ کو دوبارہ زندہ اور سربلند کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں کی گئی اب تک کی جدوجہد کا جو جائزہ پیش کیا ہے۔ اور اس کے لئے جو تجاویز بیان کی ہیں خاص طور پر قابلِ غور ہیں۔ لیکن یہ سب مسئلہ کا اصل حل نہیں۔ اسی پرچہ میں دوسری جگہ ہم نے اپنا نقطۂ نظر پیش کیا ہے جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں امتِ مسلمہ کے لئے کامیاب جدوجہد کی تعیین کرتا ہے۔ الجمعیۃ کے اس مضمون کے ساتھ ہمارا مفصل جائزہ بھی ملاحظہ فرمایا جائے ——— ایڈیٹر

(اس) برصغیر میں امتِ مسلمہ کی جدوجہد کی تاریخ انیسویں صدی کے آغاز تک جاتی ہے۔ اب ہم بیسویں صدی کے نصف آخر میں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری اس جدوجہد پر ڈیڑھ صدی گزر چکی ہے۔ مگر یہ ہماری جدید تاریخ کا تلخ ترین واقعہ ہے کہ اتنی لمبی مدت گزرنے کے باوجود ہمارا قافلہ ابھی تک منزلِ مقصود کو نہیں پہنچا۔ امتِ مسلمہ کو دوبارہ زندہ اور سربلند کرنے کی کوشش آج بھی اپنے انجام سے اتنی ہی دور ہے جتنی وہ ڈیڑھ سو برس پہلے تھی

زمانہ کی رفتار جاری ہے عنقریب وہ وقت آئے گا جب مستقبل حال بن چکا ہوگا۔ ہمارے کیلنڈروں اور جنتریوں میں بیسویں صدی کے بجائے اکیسویں صدی کے ہندسے چھپے ہوئے نظر آئیں گے۔ کیا اس وقت ہم اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ چکے ہوں گے۔ میرے نزدیک اس کے دو انتہائی جوابات ہیں

- یقیناً ہم اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ چکے ہوں گے۔
- ہم جہاں آج ہیں وہیں آئندہ بھی ہوں گے۔

مستقبل دونوں میں سے کونسا انجام لے کر ہمارے پاس آئے گا اس کا انحصار ہماری آج کی کوششوں پر ہے۔ مستقبل کے بارے میں یہ سوال خود ہمارے حال کے بارے میں ایک سوال پیدا کرتا ہے "آنے والے مستقبل کے لئے آج ہم کیا تیاری کر رہے ہیں؟"

آج کے سوال کا ہم جو جواب دے رہے ہوں اسی سے یہ متعین ہوگا کہ مستقبل ہمارے سوال کا کیا جواب لے کر آئے گا۔ کیونکہ مستقبل درحقیقت حال کا دوسرا نام ہے حال ہی کسی قوم کے مستقبل کا فیصلہ کرتا ہے اگر کوئی تبصرہ نگار یہ کہے کہ ملت کی تعمیر کے لئے ہم کچھ نہیں کر رہے ہیں تو شاید ہم ایسا تبصرہ سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کیونکہ ہمارے یہاں کرنے کے نام سے بہت سے کام جاری ہیں۔ مگر یہ کہنا چاہئے کہ نہ کرنا اور غلط یا بے فائدہ کام کرنا دونوں میں حال کے اعتبار سے کوئی فرق ہو تو ہو مستقبل کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ مستقبل کے اعتبار سے دونوں کا ایک ہی انجام ہے اور وہ یہ کہ کوئی انجام نہیں ضرورت ہے کہ مسئلہ پر ماضی کے تجربات اور حال کے واقعات کی روشنی میں از سرِ نو غور کیا جائے۔ جذبات سے ہٹ کر خالص حقائق کی روشنی میں فیصلے کئے جائیں، اور سوچی سمجھی منصوبہ بندی کے تحت ملی جدوجہد کا آغاز کیا جائے۔ تاکہ جس طرح ہم نے بیسویں صدی کھو دی ہے دوبارہ اپنی غفلت سے اکیسویں صدی کو بھی ضائع نہ کر دیں۔

ملت کی تعمیر کے لئے ہمیں دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایک طرف عمل اور عقیدہ کی وہ اسلامیت جس کے بعد ہم خدا کی نظر میں خدا کی مدد کے مستحق ٹھہریں اور دوسری طرف اپنی ملی مہم کے حق میں اس ناگزیر مادی قوت کو جمع کرنا جس کا حکم مثال کے طور پر سورۂ انفال میں دیا گیا ہے۔ وَاَعِدُّوْا لَہُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ۔ ہمارے پیشرووں نے اسی طرح دنیا پر غلبہ حاصل کیا تھا کہ ایک طرف وہ خدا سے اپنا تعلق جوڑے ہوئے تھے اور دوسری طرف وہ گھوڑوں کی پیٹھ پر مضبوطی سے جمے ہوئے تھے ہُمْ بِاللَّیْلِ رُہْبَانٌ وَّبِالنَّہَارِ فُرْسَانٌ۔ اسی طرح ہمارے لئے بھی آج غلبہ و استحکام حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ ایک طرف ہمارا تعلق خدا سے مضبوط ہو۔ عقیدہ کی قوت ہمیں پوری طرح حاصل ہو اور دوسری طرف وقت کی مادی قوت کو ہم اپنے امکان کے بقدر حاصل کر رہے ہوں۔ نفسیاتی طور پر اعتماد و یقین سے بھرا ہوا ہونا اور عملی طور پر ان قوتوں سے مسلح ہونا جو وقت کی دنیا میں فیصلہ کن ہوں۔ یہی وہ چیزیں ہیں کامیابی کی کلید ہیں اور ملت کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق ہمارا خواب اسی وقت پورا ہو سکتا ہے جب کہ ہم یہ دونوں چیزیں اپنے حق میں پوری طرح فراہم کر لیں۔ * (الجمعیۃ دہلی ۶ ستمبر ۱۹۶۸ء)

کشمیر میں مبلغینِ سلسلہ کی کامیاب تبلیغی مساعی

مختلف مقامات پر تربیتی و تبلیغی جلسوں کا انعقاد

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل رکن وفد تبلیغی

بانسو میں ایک تبلیغی جلسہ

بانسو جسے کشمیری زبان میں "بولسس" کہتے ہیں باڑی پورہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جماعت باڑی پورہ میں شامل ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہاں ایک مخلص جماعت قائم ہے۔ مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب، آپ کے خاندان اور دوسرے احباب جماعت کی جدوجہد اور اخلاص کے نتیجہ میں مورخہ ۲۶ ظہور (اگست) کو بارہ بجے دن زیر صدارت امیر وفد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل اجلاس منعقد ہوا۔ عزیز نور الاسلام صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز حمید الدین صاحب کی نظم کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز پذیر ہوئی۔ بعدہٗ صدر محترم نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر کی جو بہت ہی پسند کی گئی

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نائب امیر نے وفات مسیح کے موضوع پر ایک مدلل تقریر کی۔ موصوف نے قرآن کریم کی آیات "ماجعلناک" "ما محمد" "فلما توفیتنی" پیش کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔ ازاں بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب ناظر سیکرٹری تبلیغ باڑی پورہ نے کشمیری زبان میں اپنی تیار کردہ ایک تبلیغی نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر ایک پُر اثر تقریر کی۔ موصوف کی اس ایمان افروز تقریر کے بعد عزیز میر عبد المجید نے درثمین سے ایک نظم پڑھی

گزشتہ دنوں باڑی پورہ میں اہلحدیث آل جموں و کشمیر کی ایک کانفرنس ہوئی تھی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے خلاف بھی بعض اعتراضات کئے گئے تھے۔ ہماری طرف سے باڑی پورہ میں اعلان کر دیا گیا تھا کہ اہلحدیث کے سٹیج سے جو اعتراضات جماعت احمدیہ پر کئے گئے ہیں ان کا جواب ہماری جانب سے بانسو کے جلسہ میں دیا جائے گا۔ چنانچہ خاکسار نے اس موقعہ پر ان کے اعتراضات کے مدلل جوابات دئے۔ ازاں بعد عزیز سلطان احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ نظم کے بعد عزیزم غلام احمد شاہ صاحب ابدالی نے کشمیری زبان میں ایمان افروز تقریر کی اس کے بعد کنی پورہ کی دو بچیوں نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بصیرت افروز نظم پڑھی۔ بعدہٗ عزیز محمد ایوب صاحب نے ایک نظم درثمین سے خوش الحانی سے پڑھی۔ اور مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب مبلغ سلسلہ نے کشمیری زبان میں ایک تربیتی تقریر کی اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر سیکرٹری تبلیغ نے اپنی تیار کردہ ایک نظم کشمیری زبان میں پڑھی جو بہت پسند کی گئی آخر میں صدر محترم نے ایمان افروز صدارتی تقریر کی اور دعا پر جلسہ کا اختتام فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کے اختتام پر احباب جماعت بانسو کی جانب سے آمدہ مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالےٰ کے فضل سے باڑی پورہ، چک ایمرچھ، لونہ مٹی، کنی پورہ، ہاری پاری گام شورت کے احمدی احباب کے علاوہ معقول تعداد میں غیر احمدی بھی مضافات سے جلسہ میں تشریف لائے۔ بعد کی رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ بعض غیر احمدی آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ حقیقت یہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ ہی کے عقائد اسلامی عقائد ہیں۔ اور یہی جماعت آج حق پر قائم ہے۔

اس بستی کا نام بولس ہے جو در حقیقت پولوس سے متبدل ہے۔ اسی طرح اس علاقہ میں ایک متی پورہ بھی ہے۔ ان ناموں سے اس بات کی مزید تصدیق ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپ کے حواری اس علاقہ میں تشریف لائے تھے۔

جلسہ سالانہ ہاری پاری گام

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کا جلسہ سالانہ ۲۹ ظہور (اگست) کو زیر صدارت الحاج مولانا بشیر احمد صاحب امیر وفد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے کی بعدہٗ صدر محترم نے قرآنی دعاؤں اور اسلامی نعروں کے درمیان لوائے احمدیت لہرایا۔ ازاں بعد ایک نو احمدی نوجوان غلام محمد صاحب نے لوائے احمدیت کے عنوان پر ایک نظم

اے لوائے احمدیت تجھ پہ ہماری جان نثار

پڑھ کر سنائی۔

اس نظم کے بعد عزیز مولوی حمید الدین صاحب شمس نے کلام محمود سے ایک نظم پڑھی۔ افتتاحی تقریر مولوی غلام نبی صاحب فاضل نے کشمیری زبان میں کی جس میں آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بتائی کہ یہ جلسہ سیاسی نہیں بلکہ خالص مذہبی جلسہ ہے۔ اگرچہ آج لوگ مذہبی صداقتوں سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ لیکن جب تک انسان صداقت کو تلاش کر کے اس پر عمل پیرا نہ ہو جائے اس وقت تک اسے حقیقی خوشی اور اطمینان قلب نصیب نہیں ہو سکتا۔

مولوی صاحب موصوف نے حال ہی میں مولوی فاضل کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو موصوف کے لئے نیز سلسلہ کے لئے باعث برکت بنا دے۔ آمین۔

آپ کے بعد الحاج ولی محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ نے ضرورت زمانہ کے موضوع پر کشمیری زبان میں تقریر کی جس میں سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ کی باہم مماثلت کو بھی بیان فرمایا۔

بعدہٗ مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے ایک نظم کشمیری زبان میں سنائی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ پھر مکرم غلام احمد شاہ صاحب نے جو ایک غیر احمدی نوجوان ہیں اور پیروں کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں نے دور حاضر میں مسلمانوں کی زبوں حالی، اور بدرسوم کے خلاف اور احمدیت کی تائید میں تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مبارک احمد صاحب نے اور عزیزم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے نظم پڑھی پھر مکرم غلام احمد شاہ صاحب ابدالی نے کشمیری زبان میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔ ایک غیر احمدی دوست محمد رمضان صاحب بٹ نے مجمع میں کھڑے ہو کر اعتراف کیا کہ حقیقی اسلام یہی ہے جسے آج جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے

بعدہٗ غلام محمد صاحب نو مبائع نے ایک مختصر مضمون "میں اندھیرے سے روشنی میں کیونکر آیا" پڑھ کر سنایا۔ آپ کے بعد عزیز حمید الدین صاحب نے ختم نبوت سکھ مذہب اور اسلام کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ اور صدر محترم نے آخر میں صداقت احمدیت کے موضوع پر ایک ولولہ انگیز تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ نے حاضرین و مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

اس اجلاس میں غیر احمدی بھی غیر متوقع طور پر کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نو مبائع نوجوانوں نے ارد گرد کے متعدد دیہات میں جلسہ کی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے خوب تشہیر کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ چک ایمرچھ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے بکم تبوک (ستمبر) کو جماعت احمدیہ چک ایمرچھ کا جلسہ سالانہ ایک بجے دن مسجد احمدیہ کے صحن میں زیر صدارت الحاج مولانا بشیر احمد صاحب امیر وفد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے خوش الحانی سے کی نظم مکرم محمود احمد صاحب تربیتی نائب سیکرٹری مال نے ترنم سے پڑھی۔ صدر محترم نے اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ چک ایمرچھ کی جماعت نے بڑی ہمت سے کام لے کر باوجود اس کے کہ وقت بہت کم تھا جلسہ کرلیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے لئے مایوسی کا کوئی موقعہ ہرگز نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر دم تائید و نصرت ہماری جماعت کے ساتھ ہے اور بسا اوقات مایوس کن حالات کو بھی اللہ تعالیٰ فتح اور کامیابی سے بدل دیتا ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں ۱۹۴۷ء کا واقعہ پیش کیا کہ باوجود اس کے کہ مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کو نقل مکانی کرنا پڑی لیکن قادیان میں ان غیر معمولی اور پُر خطر حالات میں بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی موجود رہے اور اب تک موجود ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے کوئی مایوسی کا موقع نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کا مستقبل ایک روشن اور درخشاں مستقبل ہے۔ صدر جلسہ کے اس افتتاحی خطاب کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک پر از معلومات تقریر کی۔ بعدہٗ عزیز محمد ایوب صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تقریر کی۔ پھر مکرم غلام نبی صاحب ناظر سیکرٹری تبلیغ باڑی پورہ نے اپنی ایک نظم کشمیری زبان میں پڑھی جو بہت پسند کی گئی۔ غیر احمدیوں کے ایک مولوی صاحب نے اعتراضات لکھ کر بھیجے تھے جن کے مدلل جوابات اپنی تقریر میں خاکسار نے دیئے۔ اور ختم نبوت کی حقیقت بیان کی۔ غلام احمد شاہ صاحب

ابدالی نے کشمیری زبان میں صداقت احمدیت کے موضوع پر ایک تقریر کی جو بہت پسند کی گئی آخر میں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب امیر وفد نے ایک ولولہ انگیز تقریر مخالفین کے اعتراضات کے جواب میں فرمائی جو بہت زیادہ پسند کی گئی بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

اجلاس میں باڑی پورہ، بالسو، نونہ مئی براز لو اور آسنور کے احمدی احباب کے علاوہ ایک معقول تعداد غیر احمدیوں کی بھی موجود تھی۔

اجلاس کی کامیابی کا سہرا صدر جماعت مکرم راجہ الطاف احمد صاحب اور عزیز قریشی محمود احمد صاحب نائب سیکرٹری مال اور دوسرے احمدی نوجوانوں اور بچوں کے سر پر ہے جنہوں نے کافی ہمت و جرأت اور قربانی سے کام لے کر اس جلسہ کو کامیاب بنایا

اس روز جماعت احمدیہ باڑی پورہ نے باڑی پورہ میں جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن بعدہٗ صدر صاحب جماعت اس روز جلسہ کرنے کے لئے تیار نہ ہو سکے اور باڑی پورہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر جماعت احمدیہ چک امیر چھ نے اسی تاریخ کو جلسہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیاب رہا

بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرماوے اور احباب جماعت کو اپنے بیش از بیش روحانی اور جسمانی انعامات سے نوازے

آمین ثم آمین

احمدی خواتین اور ہفتۂ تحریک جدید

از محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

تحریک جدید کا ہفتہ مورخہ ۸ تا ۱۴ ماہ اخاء / اکتوبر ۱۹۶۸ء) منایا جا رہا ہے۔ امید ہے لجنات اس بارے میں خاص کوشش کریں گی تا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے فیصلۂ مشاورت سال رواں کی تعمیل ہو کر رضائے الٰہی حاصل ہو۔ اور ہمارے لئے برکات کا موجب بنے۔ فیصلہ یہ ہے کہ:-

"بچوں اور مستورات کو دفتر سوم میں شامل کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ سے خصوصی تعاون حاصل کیا جائے۔"

امید ہے ہر لجنہ ذیل کے طریقوں سے کوشش کرے گی۔

۱۔ جلسہ کے ذریعہ خواتین پر تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے

۲۔ انفراداً تمام خواتین کے پاس پہنچ کر ان کے اور ان کے بچوں کے وعدے حاصل کئے جائیں جیسے سونگرہ کی لجنہ نے قابل تعریف کام کیا ہے۔ گو معیار کم سے کم دس روپے ہے لیکن اگر اس قدر توفیق نہ ہو تو خواتین اور بچے حسب توفیق کم وعدہ لکھوا سکتے ہیں۔

۳۔ صاحب توفیق کے وعدے سال رواں کے ہونے چاہئیں۔

۴۔ جن کی مالی توفیق کم ہو تو وہ نئے سال کے وعدے لکھوائیں۔

۵۔ سال رواں چونکہ ۳۱ اخاء / اکتوبر) کو ختم ہو گا اس لئے جنہوں نے وعدے کر رکھے ہیں ان سے سو فیصدی وصولی کر کے فوراً دفتر محاسب قادیان کو رقم بذریعہ سیکرٹری مال بھجوائی جائے۔ قبل ازیں لجنات کو خطوط بھی لکھے جا چکے ہیں۔ امید ہے لجنات اس ہفتہ کی کارگزاری کی رو‌داد جلد بھجوائیں گی۔ تا دفتر وکالت مال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کر سکے۔

حصہ جائیداد کی ادائیگی

دفتر ہذا کی طرف سے ایسے موصی احباب و خواتین کی خدمت میں حصہ جائیداد کی ادائیگی کے لئے یاددہانیاں بھجوائی جا رہی ہیں جنہوں نے اپنی وصیتوں میں کچھ نہ کچھ جائیداد تحریر کی ہوئی ہے۔

یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ صیغہ ہذا کی طرف سے حصہ جائیداد کی قسط وار ادائیگی کی جو سکیم جاری کی گئی تھی وہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہی ہے۔ قادیان کے درویشوں میں سے تقریباً نوے فیصد نے اس سکیم پر عمل کر کے اپنا حصہ جائیداد ادا بھی کر دیا ہے۔ اور بیرونجات کے بعض احباب بھی اس پر عمل کر رہے ہیں۔ قسط وار ادا کرنے کا طریق بہت مفید ہے اور بغیر کوئی خاص بوجھ اٹھائے چند روپے ماہوار قسط کے ذریعہ سے ادائیگی ہو سکتی ہے۔ احباب کرام اس سے فائدہ اٹھائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تفسیر کبیر سے ایک اقتباس

ادائیگی زکوٰۃ کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ:-

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بیشک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بیشک روپیہ کو بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے کہ اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی عارضی ضروریات کے لئے جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گزر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا کرتا۔ اور پوری دیانتداری کے ساتھ ادا کرتا

لیکن جب وہ زکوٰۃ نہیں ادا کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کا تابع نہیں۔"

حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر جملہ صاحب نصاب دوستوں کو پورے التزام کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

ولادت

میرے بھانجے عزیز مسعود احمد صاحب ابن مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ زچہ و بچہ خیریت سے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں

بشیر الدین احمد حیدرآباد

درخواست ہائے دعا

۱۔ عادل آباد سے مکرم رشید احمد خاں صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کے بڑے بیٹے عزیز ظہیر احمد خاں کو ایک ہفتہ سے ٹائیفائڈ ہے۔ بچے کی اس بیماری کی وجہ سے سب رشتہ دار خصوصیت سے والدین بے حد پریشان ہیں۔ میں بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی شفاء کامل عاجل کے لئے درد دل سے دعا کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرما کر دینی دنیوی برکات سے نوازے آمین

مرزا وسیم احمد قادیان

۲۔ مکرم سید فضل عمر صاحب مبلغ سونگڑہ (اڑیسہ) اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم سید برہان الدین صاحب ایم ایس سی ابن جناب سید سلام الدین صاحب کو ٹکنالوجی ٹریننگ کے لئے امریکہ گورنمنٹ نے اپنے خرچ پر بلوایا ہے۔ اور مکرم سید برہان الدین احمد صاحب مورخہ ۸ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ انہیں امریکہ میں صحت و سلامتی سے رکھے۔ کام سیکھنے کے بہتر مواقع عطا فرمائے۔ اور تربیت حاصل کر کے واپس وطن آ کر ملک و ملت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۳۔ مکرم اسماعیل صاحب جراح آف شنجو لورہ تین ماہ سے متواتر بیمار ہیں۔ انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاؤں کا علاج (اپریشن) بھی کیا تھا۔ جو کامیاب ہوا تھا۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں

سعید احمد۔ احمد نگر ضلع جھنگ

۴۔ خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ ان کے ازالہ کے لئے درویشان کرام اور احباب ... کی درخواست ہے

محمد نسیم سابق کارکن امور خارجہ ربوہ

وفات

محترم مرزا عزیز بیگ صاحب بیدر آف مدراس کی اہلیہ صاحبہ طویل علالت کے بعد ۱۲/۱۳ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۲/۱۳ ستمبر ۱۹۶۸ء کی درمیانی شب بوقت ڈیڑھ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نیک طبیعت، احکام شریعت کی پابند۔ حق گو، صبر و شکر کی زندگی گزارنے والی بہت ہی مخلصہ اور خلافت سے محبت کرنے والی تھیں۔ مرحومہ نے اپنی یادگار ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب کرام مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرما دیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تحریکِ جدید اور ہمارے فرائض

(بقیہ صفحہ ۱)

کریہ آگ سے کام لینے والے گروہ کے دونوں ہاتھ تباہ ہو کر رہیں گے۔ اور یہ ایک تو روس و چین اور اس کے رُفقاء اور دُوسرے امریکہ و برطانیہ اور اُن کے رفقاء ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمَا کہ ان دونوں سے جنگ کی تاب و تواں کسی میں نہ ہوگی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ دجّال خود بخود اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پگھل جاتا ہے۔ سو ہر دو گروہوں میں افتراق و انشقاق کی وجہ سے انحطاط رُونما ہو کر ترقی پذیر ہو رہا ہے۔

رُوس والے گروہ میں روس اور چین میں عدم اتحاد پیدا ہو کر اس کی خلیج دن بدن وسیع تر ہو رہی ہے۔ روس نے حال میں چیکوسلواکیہ میں فوجی مداخلت کر کے جبرًا قبضہ کر لیا ہے اس سے اس کے تابع ممالک میں شدید منافرت پیدا ہو گئی ہے۔ بعض ممالک پہلے ہی اس سے متنفر تھے۔ امریکہ والے گروہ میں امریکہ ویٹ نام والی جنگ کی وجہ سے شدید اقتصادی مشکلات میں پھنس گیا ہے۔ خطرہ ہر وقت منڈلا رہا ہے کہ ڈالر کی قیمت کم نہ کرنی پڑے۔ اس نے اس کی قیمت بحال رکھنے کے لئے بے دریغ اپنے سونے کے محفوظ ذخائر استعمال کئے ہیں۔ اس کی اقتصادی حالت مخدوش ہو رہی ہے خلائی ترقی اور بیرونی ممالک کی امداد کی رقوم میں بھاری کمی کر دی گئی ہے۔ اس جنگ کے نتیجہ میں ساکھ پر کاری ضرب لگنے کی وجہ سے موجودہ صدر مسٹر جانسن آئندہ انتخاب میں کھڑا نہیں ہو رہا۔ سابق صدر ایف کینیڈی کے قتل اور پھر اس کے بھائی مسٹر رابرٹ کینیڈی کے قتل سے (جو اس دفعہ صدارت کے بظاہر کامیاب امیدوار تھے) اور امن کے نوبل پرائز یافتہ ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ کے قتل سے اس ملک کا داخلی امن حد درجہ خطرہ میں پڑ گیا ہے اور (بحوالہ ہفت روزہ "لاہور" لاہور مورخہ ۹ ستمبر ماہِ رواں۔ ص ۷) حبشی رہنما ڈاکٹر موصوف کے قتل کے بعد نسلی فسادات میں سفید عوام و حکام کی طرف سے سیاہ فاموں سے جو بیدردانہ سلوک کے نتیجہ میں کروڑوں سیاہ فام باشندوں نے پانچ جنوبی ریاستوں پر مشتمل علیحدہ آزاد وطن کا مطالبہ کر دیا ہے۔ اور اسرائیل کی حالیہ جارحیت پر امریکہ و برطانیہ وغیرہ کی طرف سے مجلس اقوام میں حمایت اور اسلحہ وغیرہ کی امداد سے ہر دو ممالک کی خارجی ساکھ بے حد متأثر ہوئی ہے۔ برطانیہ جو فخر سے مدعی تھا کہ اس کی سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس کا زوال اظہر من الشمس ہے۔ اکثر ممالک سے یہ وہ ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ جو معدودے چند باقی ہیں وہ آزادی کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

اقتصادی بدحالی کی وجہ سے اُس نے اپنے سکّہ کی قیمت گھٹا دی اور اس کی وجہ سے دیگر متعدد ممالک کو شدید نقصان پہنچا۔ اس اقتصادی انحطاط کے باعث اس نے اکثر مشرقی ممالک سے اپنی فوجیں واپس بُلانے کا اعلان کر دیا ہُوا ہے جس سے اس کی بین الاقوامی ساکھ نہ صرف ختم ہو چکی ہے بلکہ اس کے رفقاء کی ساکھ پر بھی اس سے کاری ضرب لگی ہے۔

کوائفِ بالا سے ظاہر ہے کہ سیاسی۔ اقتصادی رُوحانی اور اخلاقی بے چینی کا دُنیا بھر میں دَور دورہ ہے۔ ان حالات میں پیغامِ احمدیت گھر گھر پہنچانا کس قدر ضروری ہے۔ تا حق کی تڑپ رکھنے والی رُوحیں چشمۂ آبِ حیات سے سیراب ہو سکیں۔ اور ظاہر ہے کہ مرکز قادیان کے لئے بھارت بھر میں مبلّغین کو پھیلانے۔ یہاں کی زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور دیگر لٹریچر شائع کرنے کے لئے کس قدر کثیر رقوم ہر سال درکار ہوں گی۔ اسی خاطر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کو کفایت شعاری سادگی وغیرہ کی پُرزور تلقین کر کے بچت کو تحریک جدید میں صرف کرنے کی تحریک کی۔ اب تو دیگر اقوام کی آنکھیں بھی کھلی ہیں اور شادی بیاہ کے مواقع پر ترکِ رسوم۔ اور سینما بینی کے نقصانات پر لرزہ براندام ہیں اور خود مسلمان رہنما سخت قلبی اذیت محسوس کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی دینی حالت شدید طور پر زوال پذیر ہو چکی ہے۔ ذیل کے اُمور قابلِ توجہ ہیں:-

(۱) ـــــ علاقہ رائے ونڈ کا ایک بدمعاش بنام شریف پولیس کے ہاتھوں ہلاک ہُوا ہے جس نے علاقہ بھر میں دہشت پھیلا رکھی تھی اور اس کی ہلاکت پر عوام نے شکر کا سانس لیا اور مسرت محسوس کی۔ اس کے والد نے بتایا کہ اس کے بیٹے نے سب سے پہلی چوری اپنے گھر میں اس لئے کی کہ اُسے سینما بینی کی لت پڑ گئی تھی۔ اُس نے کئی شریف زادیوں پر ہاتھ ڈالا اس کے نتیجہ میں خود اس کی بہن اغواء ہوئی۔ اس نے کئی بار سزا پائی۔ میں نے اُسے گھر سے نکال دیا تھا۔ اب میں اس کی قبر پر یہ کتبہ نصب کروں گا کہ

"اپنے گاؤں کی آبرو سے کھیلنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے"

(بحوالہ روزنامہ "مشرق" لاہور مورخہ ۲ اگست ۶۸ء)

(۲) ـــــ مغربی پاکستان میں میلوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے انسداد کے لئے سرکاری طور پر پابندی عائد کر دی گئی ہے کیونکہ ایسے مواقع پر لہو و لعب کی کثرت ہوتی ہے اور بے دریغ روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔

(بحوالہ روزنامہ "مشرق" لاہور ۱۹ ص ۶۸ء)

(۳) ـــــ لاہور کے شہریوں کو چور بازار میں روزانہ سگریٹوں پر ساٹھ ہزار روپے زائد خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ (حوالہ مذکورہ ص ۲)

(۴) ـــــ روزنامہ الجمعیۃ دہلی مورخہ ۱۹ و ۲۱ر اگست سالِ رواں کے دونوں اداریہ میں مسلمانوں کی بے حسی پر ماتم کیا گیا ہے۔ کہ رسُوم پر تو بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کے اجتماعی کارِ خیر سے ہاتھ کھینچتے ہیں۔ پردہ دار مسلم خواتین سینما بینی کی لعنت میں گرفتار ہیں۔ جن گھروں سے صبح تلاوتِ قرآن مجید کی آواز آتی تھی اب وہاں سے ریڈیو کی آوازیں بلند ہوتی ہیں۔ جو لڑکیاں گھر میں اسلامی تعلیم نہیں پاتیں اور براہِ راست مدارس میں داخلہ لیتی ہیں ان کا ایک حصہ غیر مسلموں سے شادی کرنے میں بھی عار محسوس نہیں کرتا۔ مسلم اُمراء غریب طلباء کیلئے دو روپیہ ماہوار جیسی قلیل رقم بھی تعلیمی مشترک فنڈ میں دینے سے گریز کرتے ہیں۔ مسلمان مؤثر قیادت سے محروم ہیں سینما بینی پر صرف دہلی میں مسلمان دس ہزار روپیہ یومیہ صرف کرتے ہیں ـــــ گویا ساڑھے چھتیس لاکھ روپیہ سالانہ۔

بھارت بھر کے مسلمان اور پھر تمام مسلم ممالک کے متعلق اندازہ لگائیے کہ سینما بینی اور سگریٹ نوشی پر کتنے اربوں روپے سالانہ اُٹھتے ہیں۔ کیا ان میں سے کسی کو احیاء و اشاعتِ اسلام کے لئے چند روپے صرف کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کے ذریعہ سے جماعتِ احمدیہ کو ایک مؤثر قیادت عطا کر کے حد درجہ فعّال اور انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے بنا دیا ہے اور دُنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کا کام زور و شور سے ہو رہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مردم شماری پر جب چند سو مسلمانوں کی تعداد نکلی تو ایک صحابی نے عرض کی کہ حضُور! اب ہم پر کوئی قوم غالب نہیں آسکتی۔ ہماری تعداد اتنی ہو گئی ہے۔ اے احمدی بھائیو! ہماری تعداد تو لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ وہ احمدیت کے ذریعہ سے اسلام کو غلبہ عطا کرے گا۔ اٹھو اور صحابہ کرام کی طرح قربانیاں کرو اور اپنے دامنوں کو ثواب سے بھر لو کہ یہ وقت نہایت غنیمت ہے۔ ہمارے دل میں ایسا ہی درد ہونا چاہیئے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تحریر فرمایا:-

"مَیں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدۂ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ مَیں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھُوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اُصول۔ میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرّک یہ ہے کہ مَیں نے سونے کی ایک کان نکالی ہے۔ اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہُوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچّا خدا۔ اور اُس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچّا ایمان اس پر لانا۔ اور سچّی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا۔ اور سچّی برکات اُس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں۔ اور وہ بھُوکے مریں۔ اور مَیں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل اُن کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے .... میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں۔ اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ اُن کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔"

(اربعین ص ۱)

احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ چندہ تحریکِ جدید کے اپنے سالِ رواں کے وعدے جلد ادا فرمائیں اور ان کی رہنمائی کیلئے مجاہدین کی طرف بھی خاص توجہ فرمائیں۔ تا مرکز کے دینی کام بسہولت تمام ہوتے رہیں ؎

بمنتِ این بجز نصرت زاد ہندت اسے اخی ورنہ
تغافلے آسمان است این بہ حالت شود پیدا

امتحان کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا امتحان ۲۷ اِخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار ہوگا۔ مبلغین کرام۔ اُمراء و صدر صاحبان، سیکرٹریان تبلیغ، زعماء و قائدین صاحبان اور لجنات اماء اللہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے امیدواروں کی فہرست مع ولدیت مکمل کر کے جلد از جلد نظارت ہذا کو بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ناصراتُ الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۱۷ اخاء (نومبر)

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ ناصرات الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ سترہ نومبر (اخاء) کو ہوگا۔ جس میں حفظ قرآن مجید اور تقریری مقابلہ جات ہونگے بچیوں کو اچھی طرح تیاری کروائی جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ بچیاں مقابلہ جات میں شرکت کریں۔ مقابلہ کے بعد اوّل اور دوئم آنیوالی بچیوں کے نام مرکز میں بھجوائے جائیں تاکہ ان کو انعام بھجوایا جائے۔ پروگرام حسب ذیل ہے :-

سات سال سے دس سال تک کی لڑکیاں چھوٹے گروپ میں اور گیارہ سے پندرہ سال تک کی لڑکیاں بڑے گروپ میں شامل ہوں گی۔

(۱) تقریری مقابلہ (بڑا گروپ)

عنوانات :- (وقت چار منٹ فی تقریر)

(i) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ۔

(ii) سادہ زندگی۔

(iii) سیرت اُم المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ

(۲) تقریری مقابلہ (چھوٹا گروپ)

عنوانات :- (وقت تین منٹ فی تقریر)

(i) سچائی۔ (ii) دیانتداری۔ (iii) آدابِ مجلس۔

(۳) مقابلہ حفظ قرآن کریم (بڑا گروپ)

سورہ عبس سے سورہ انفطار تک (کل تین سورتیں)

(۴) مقابلہ حفظ قرآن کریم (چھوٹا گروپ)

سورہ اَلْقَارِعَۃُ سے سورہ الھُمَزَ تک (کل چار سورتیں)

(۵) بڑے گروپ کی بچیوں کی عام دینی معلومات کا امتحان بھی ہوگا۔ بچیاں قلم یا پنسل ہمراہ لائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پروگرام مالی دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ یوپی۔ بہار و بنگال

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ یوپی۔ بہار و بنگال کے عہدیداران کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر انسپکٹر بیت المال مورخہ ۳۰/۹/۶۸ تا ۱۵/۱۱/۶۸ دورہ کر رہے ہیں جس میں وہ پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے علاوہ ۱۳۴۸-۴۹ ہش (۱۹۶۹-۷۰ء) کے بجٹ لازمی چندہ جات کی تشخیص کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال و عہدیداران اور احباب جماعت سے اُمید ہے کہ وہ مکرم انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ ناظر بیت المال قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
قادیان	-	-	۳۰ - ۹ - ۶۸	
دہلی	۱ - ۱۰ - ۶۸	-	۱ - ۱۰ - ۶۸	
صالح نگر	۲	۱	۴	
ننگلہ گھنو	۴	۱	۵	
سانڈھن	۵	۱	۶	
جھانسی چرگاؤں	۷	۱	۸	
کانپور	۸	۱	۹	
راٹھ مسکرا	۹	۱	۱۰	
کانپور	۱۱	۱	۱۲	
بنارس	۱۳	۱	۱۴	
بھدوہی	۱۴	۱	۱۵	
پٹنہ	۱۵	۱	۱۶	
رانچی	۱۷	۱	۱۸	
جمشید پور	۱۸	۲	۲۰	
موسی بنی مائنز	۲۰	۲	۲۲	
کلکتہ	۲۳	۴	۲۸	
بھاگلپور۔ برہ پورہ	۲۹	۲	۳۱	
خانپور ملکی	۳۱	۲	۲ - ۱۱ - ۶۸	
بلاری	۲ - ۱۱ - ۶۸	۱	۳	
مونگھیر	۳	۱	۴	
مظفر پور	۴	۱	۵	
لکھنؤ	۶	۱	۷	
شاہجہانپور	۷	۲	۹	
بریلی	۹	۱	۱۰	
امروہہ	۱۰	۱	۱۱	
سردار نگر	۱۱	۱	۱۲	
انبیٹہ	۱۲	۱	۱۴	
قادیان	۱۵ - ۱۱ - ۶۸	-	-	

اِعلان التواء مالی دورہ

اخبار بدر کی گزشتہ اشاعت میں صوبہ اڑیسہ کی جماعتوں کے مالی دورہ کا پروگرام شائع کر دیا گیا تھا۔ چونکہ بعض وجوہات کی بناء پر فی الحال یہ دورہ ملتوی کرنا پڑا ہے لہٰذا متعلقہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اس دورہ کے التواء کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جملہ احباب اور جماعتیں مطلع رہیں۔

ناظر بیت المال قادیان